نمبر ۸۸ | مورخہ ۱۶ شوال ۱۳۵۳ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۰ جنوری بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو سر درد اور نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

جناب شیخ نیاز محمد صاحب نے ۲۰ جنوری اپنے صاحبزادہ لفٹنٹ ڈاکٹر غلام احمد صاحب آئی۔ ایم۔ ایس کے ولیمہ کی دعوت دی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرمائی ڈاکٹر صاحب موصوف کی شادی جناب چودھری شمشاد علی صاحب آئی۔ سی۔ ایس مرحوم و مغفور کی صاحبزادی سے ہوئی ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے مبارک کرے۔

۲۰ جنوری ۴ بجے لوکل انجمن احمدیہ کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں سیاسی انجمن کے عہدہ داروں کا انتخاب کیا گیا۔ مفصل آئندہ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندہ وہی ہیں جنہیں خدا زندہ کرتا ہے

فرمایا:۔ "یاد رکھو۔ ساری لذتیں خدا تعالےٰ کی یاد اور محبت میں ہیں۔ اور یہ لوگ جو دنیا داری کی عیش و عشرت میں بظاہر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ بہائم کی زندگی ہے۔ عارف تو ان کے دیکھنے سے بھی متنفر ہوگا۔ افسوس ہے۔ کہ ایک مختصر سی زندگی ہے جس کی بابت اتنا بھی یقین نہیں۔ کہ رات کو سوئیں گے تو صبح زندہ اٹھیں گے۔ اس قدر غفلت سے کام لے رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو مرنے کے وقت حسرت ہوگی۔ اس لئے یہ سچی بات ہے۔ کہ ایمان کا اعلیٰ نشان یہی ہے۔ کہ دنیا۔ اور اس کی شان و شوکت مردہ کیڑے سے بھی کمتر دکھائی دے اور زینت الدنیا پر کوئی حسرت نہ کرے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ لوگ بدقسمت ہیں۔ اور ان کی بہائم کی سی زندگی ہے۔ انسان کو لازم ہے۔ کہ وہ ہمیشہ منقطعین کا شوق کرے۔ ان کے سوا سب مردہ ہیں۔ زندہ وہی ہوتے ہیں۔ اور ذو حظ عظیم وہی ہیں۔ جن کو خدا زندہ کرتا ہے۔ اور جن کو دیکھ کر دنیا اور دین کے مصائب دور ہوتے ہیں۔ اور انسان رحمت کے قریب آتا ہے بلعنت کے قریب جا کر لعنت ہی کا حصہ دار ہوگا یقیناً یاد رکھو۔ کہ دنیا بے ثبات ہے۔ اسی لئے حکم ہے کونوا مع الصادقین فرمایا۔ صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ تاکہ تم بھی صادق بنو۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء)

امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریکات جدید کے سلسلہ میں ۲۳- نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ جمعہ میں ایک امانت فنڈ کی بھی تحریک فرمائی تھی۔ جو الفضل مورخہ ۲۹- نومبر ۱۹۳۴ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اور بہت سے احباب اپنے اپنے حالات کے ماتحت اپنی اپنی آمدنیوں کے ⅒ سے لے کر ½ حصہ تک اس مد میں رقم جمع کروا رہے ہیں۔ اور یہ حلقہ خدا تعالےٰ کے فضل سے دن بدن وسیع ہو رہا ہے سو اب احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ اس امانت فنڈ کے انتظام کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو سب کمیٹی مقرر فرمائی تھی۔ اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اور مولوی فخر الدین صاحب پنشنر متوطن گھوگھیاٹ۔ ضلع شاہ پور اس کمیٹی کے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ آئندہ اس کام کے متعلق جملہ خط و کتابت سکرٹری صاحب سب کمیٹی امانت فنڈ کے پتہ پر فرمائیں۔ مگر خطوط پر کسی کا نام نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ محض سکرٹری کا عہدہ درج ہونا چاہیئے۔ اور روپیہ بدستور محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام آنا چاہیئے۔

مرزا بشیر احمد ممبر سب کمیٹی امانت فنڈ۔ قادیان

سیاسی انجمن بنانے کے متعلق لوکل جماعت احمدیہ قادیان کا جلسہ

۱۸ جنوری بعد نماز مغرب لوکل جماعت احمدیہ قادیان کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق منعقد ہوا۔ جس میں احراریوں۔ اور دوسرے فتنہ پردازوں کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں کا جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی اور جناب میر قاسم علی صاحب نے تفصیل سے ذکر کیا۔ اور ثابت کیا۔ کہ جب تک ہم اپنی حفاظت کے لئے خود کوشش نہ کریں گے اور سیاسیات میں اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے جدوجہد نہ کریں گے۔ اس وقت تک نہ حکومت کے ہاں ہماری شنوائی ہوگی۔ اور نہ مخالف ہمیں چین سے بیٹھنے دیں گے۔

اس کے بعد تمام حاضرین جلسہ کی اتفاق رائے سے حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی:-

ہم تمام احمدی جو اس جلسہ میں حاضر ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ ہم کو اجازت فرمائی جائے۔ تا کہ ہم سیاسی فرائض کی انجام دہی کے لئے سیاسی انجمن قائم کر سکیں۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہماری جدوجہد سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مفاد کے خلاف نہ ہوگی۔ شریعت کے ماتحت ہوگی۔ اور تمام بنی نوع انسان کی بھلائی ہمارا نصب العین ہوگا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے کا ناپاک الزام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق "زمیندار" اور "احسان" کی افترا پردازی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۷- دسمبر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو تقریر فرمائی۔ اس کے متعلق اول تو اخبار "زمیندار" اور "احسان" نے جہاں اور بہت سی غلط بیانیاں کیں۔ وہاں یہ بھی لکھا۔ کہ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک کی گئی ہے۔ اور اس کے لئے افترا پردازی سے کام لیتے ہوئے یہ ناپاک الفاظ حضرت امیر المومنین کی طرف منسوب کئے۔ کہ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق کہا "دعا بدر کے موقعہ پر قبول ہوئی تھی۔ رسولِ خدا کتنے سال سر مارتے رہے۔ لیکن قبول نہ ہوئی۔" اور پھر "احسان" نے شائع کیا۔ کہ مسلمان اس تحقیر کو برداشت نہ کریں گے۔ اور تحریک کی۔ کہ اس موقعہ پر بھی وہی کچھ کیا جائے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک کرنے والوں کے ساتھ کراچی۔ اور قصور میں کیا گیا۔ اس طرح کھلم کھلا قتل کے لئے اشتعال دلایا گیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ۲۷- دسمبر کی تقریر پوری کی پوری ۲۰- جنوری ۱۹۳۵ء کے "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے پڑھنے سے جہاں "زمیندار" اور "احسان" کی دیگر غلط بیانیوں کی تردید ہوتی ہے۔ وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تحقیر کے متعلق جو سراسر جھوٹا الزام لگایا گیا۔ وہ بھی رد ہو جاتا ہے۔ حضور نے اس موقعہ پر جو الفاظ فرمائے۔ وہ یہ ہیں:-

"قربانی کرتے کرتے ایک وقت آ جاتا ہے۔ جب مومن سمجھنے لگتے ہیں۔ کہ اب ہم تباہ ہونے لگے۔ جب یہ وقت آتا ہے۔ تبھی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دشمنوں کی ایذا رسانیوں سے بچنے کے لئے مکہ اور مدینہ میں دعائیں نہ کرتے تھے۔ مگر ان کی قبولیت میں دیر ہوتی رہی۔ لیکن بدر کے موقعہ پر آپ نے جو دعا کی وہ فوراً قبول ہو گئی۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک طرف مسلمانوں کو دیکھا۔ اور دوسری طرف کفار کو۔ اور سمجھا اب ظاہری طاقت اور ظاہری سامان کے ذریعہ مسلمان بچ نہیں سکتے۔ اب مسلمانوں کی تباہی یقینی نظر آتی ہے اس وقت آپ کے منہ سے یہ دعا نکل گئی۔ اللّٰھم ان اھلکت ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابداً۔ الٰہی اگر آج یہ مسلمانوں کا چھوٹا سا گروہ مارا گیا۔ تو پھر دنیا میں تیرا نام لینے والا کوئی باقی نہ رہیگا۔ تب خدا تعالےٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور وہ کفار جنہیں ۱۳-۱۴ سال کی شرارتوں اور مخالفتوں کی سزا نہ ملی تھی جھٹ پٹ مارے گئے۔ گویا ان کو مارنے کے لئے آسمان سے فرشتے اترے۔"

ان الفاظ کو پڑھ کر کیا کوئی دیانتدار اور شریف انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ ان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیر کا کوئی شائبہ بھی پایا جاتا ہے۔ قطعاً نہیں لیکن "احسان" اور "زمیندار" نے از راہ شرارت و فتنہ انگیزی ان کی بجائے ایسے الفاظ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کئے۔ جو حضور نے قطعاً نہیں فرمائے تھے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ احمدیت کے مقابلہ میں یہ لوگ کس قدر دیانت اور شرافت سے کام لے رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل

نمبر ۸۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ شوال ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

قادیان میں فتنۂ احرار

از جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ

قادیان میں احراریوں کی شرارت اب اس حد تک پہونچ چکی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے لئے اس کی مزید برداشت قریباً قریباً ناممکن ہو چکی ہے۔ قادیان احمدیوں کا مقدس مقام ہے۔ اس مقدس مقام میں اور احمدیوں کے جلسہ سالانہ کے مقدس ایام میں تقریراً اور تحریراً احراریوں کی طرف سے اتنا گند اچھالا گیا ہے۔ اور احمدیوں کو اس قدر اشتعال دلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ قلب انسانی کو اس کے تصور کی بھی طاقت نہیں ہے۔ اور یہ سب کچھ حکومت اور قانون کی موجودگی میں کیا گیا ہے ہر شخص کو اس بات کا اختیار ہے۔ کہ جہاں چاہے۔ جائے۔ اور اپنے مذہبی خیالات کا اظہار معقولیت کے ساتھ کرے اس عام قانون کے ماتحت احمدیوں کے مقدس مقام اور مرکز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس وجود پر جلسہ کے مقدس ایام میں جبکہ دُنیا کے تمام کناروں سے احمدی اپنی رُوحانی بہتری کے لئے قادیان اور قادیان کی مقدس ہستیوں کی زیارت کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ جو گند بکا گیا ہے۔ اور جس طرح بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ کی توہین اور تذلیل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فطرت انسانی ایک لمحہ کے لئے بھی تجویز نہیں کر سکتی۔ کہ دُنیا میں اس کے انسداد کے لئے انسانی عقل نے کوئی قانون تجویز نہیں کیا۔

ہمارے معاندین نے ہمارے مذہبی دلائل سے تنگ آکر ہمارے متعلق گالی گلوچ تمام پنجاب میں کی۔ کفر اور قتل اور لوٹ گھسوٹ کے فتوے لگائے۔ لاہور میں ایسا ہوا۔ امرتسر میں ایسا ہوا۔ اور ہو رہا ہے۔ بٹالہ میں ایسا ہوا۔ اور ہو رہا ہے۔ لیکن دشمن نے جب دیکھا۔ کہ اس کی یہ تمام کارروائی اکارت جا رہی ہے۔ اور احمدی اپنے عزیز واقارب اور پیارے وطن کو چھوڑ کر ان شدائد اور آلام سے بچنے کے لئے اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے۔ قادیان میں امن وامان کی خاطر جمع ہو رہے ہیں۔ تو اس نے اپنے تمام امن شکن ظالمانہ ہتھیاروں کو جمع کر کے قادیان پر دھاوا بول دیا۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ یہ سب قانون کے ماتحت ہے۔ اس قانون کے اجراء اور نفاذ کے لئے احرار کے مبلغوں کے ساتھ ساتھ پولیس بھی بھیجی گئی۔ جس کی نفری بڑھتے بڑھتے اب قریباً ۲۵ سپاہیوں تک پہونچ چکی ہے۔ اور معمولی پولیس کے علاوہ ٹیری پولیس بھی موجود ہے۔ باوجود ان تمام انتظامات اور اخراجات کے جو گورنمنٹ برداشت کر رہی ہے۔ احمدیوں کو اطمینان حاصل نہیں ہے اور تمام ملک میں فتنہ اور فساد کا اندیشہ ہی نہیں۔ بلکہ فساد پھیل رہا ہے۔ ویال گرھ۔ مسانیاں۔ بٹالہ۔ اور قادیان کے گردونواح کے تمام دیہات میں خصوصاً احمدیوں کے خلاف آگ لگا دی گئی ہے۔ اور اب صورت یہ پیدا ہو رہی ہے۔ کہ جیسا کہ ہم لوگ پنجاب کے مختلف علاقوں کو چھوڑ کر قادیان میں جمع ہوئے تھے ویسا اب قادیان چھوڑ کر کسی اور جگہ چلے جائیں۔ کیونکہ ہم اپنے مقدس مرکز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کے خلفاء کے خلاف گندی گالیاں۔ اور کمینہ حرکات برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم اپنے مرکز کو چھوڑ کر کہاں جا سکتے ہیں۔ ایسا خیال بھی دل میں لانا ناممکن ہے دوسری صورت یہ ہے کہ احرار یہاں سے چلے جائیں یہ بھی بظاہر ناممکن معلوم ہوتا ہے کیونکہ احراری اسی مقصد کو لیکر قادیان میں آئے ہیں۔ کہ احمدیت کے مرکز میں فتنہ اور فساد پیدا کریں۔ اور ہمارے خلاف جنگ جاری کریں یہ ان کی آخری اور اچھوتی تدبیر ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ احراری اپنے رویہ میں شرافت اختیار کر لیں۔ یہ بھی ناممکن ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کی غرض اگر امن سے تبلیغ مذہب ہوتی تو ان کے لئے بہترین میدان امرتسر، لاہور۔ اور دیگر مقامات تھے۔ چند بازاری لوگ جمع کر کے ہر وقت کوئی نہ کوئی شرارت کھڑی کرنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ احراریوں کا اصل مقصد شرارت اور فساد پھیلانا ہے۔ نہ کہ اسلام جیسے معزز۔ پُرامن اور باوقار مذہب کی تبلیغ کرنا۔ چوتھی صورت یہ ہے۔ کہ قادیان میں جہاں پچھلے پچاس سال میں کبھی بلوہ کے رنگ میں فتنہ وفساد نہیں ہوا۔ جہاں نہ کبھی حکومت کے خلاف فساد ہوا۔ اور نہ کبھی فرقہ وارانہ جنگ ہوئی۔ ہاں وُہ جگہ جہاں سے پچھلے بیس سال کے پُرآشوب زمانہ میں کبھی کوئی شرارت نہیں اٹھی۔ جس کی تعلیم کے اثر کے ماتحت پنجاب کا صوبہ سیاسی پاکیزگی اور گورنمنٹ کے ساتھ تعاون میں ہندوستان کے باقی تمام صوبوں سے نمبر لے گیا اور جس کے رئیس کے سیاسی لیڈر شپ۔ اور اثر کے ماتحت کانگرس اور ٹیررازم وُہ طاقت اور تنظیم حاصل نہ کر سکا۔ جو کہ اس نے سرحد یا بنگال یا دیگر صُوبوں میں حاصل کی۔ اس قصبہ اور اس بستی کو اب اس امن کے زمانہ میں فساد اور شرارت اور بدامنی کا مرکز اور گھر بنا دیا جائے۔ اور اس شہر کے باشندوں کو ضاقت علیھم الارض بما رحبت کا مصداق ٹھہرا دیا جائے۔ یہ قانون کا اجراء اور نفاذ نہیں ہے۔ بلکہ قانون کے مقصود اور اغراض کو تباہ کرنا ہے۔ اور دُنیا میں حکومت اپنی سہل انگاری اور غفلت کی وجہ سے فساد کی بنیاد کو مضبوط کر رہی ہے۔ اگر قانون کے یہ معنے درست ہیں۔ تو کیا گورنمنٹ اس بات کو پسند کرے گی یا گورنمنٹ میں اس بات کی طاقت ہے۔ کہ ننکانہ صاحب میں دو ہزار کے قریب پولیس اس لئے تعینات کر دے۔ کہ کوئی آریہ سماجی یا عیسائی یا مسلمانوں کی کوئی جماعت سکھوں کے اس مقدس مقبوضہ مقام میں حضرت بابا نانک علیہ الرحمت کے خلاف روزانہ گند سے بھرے ہُوئے پلندے شائع کرے۔ اور پربہم بازار سکھوں کے متعلق تحقیر آمیز الفاظ لکھ کر ننکانہ صاحب کے بازاروں میں بورڈ لگائے۔ اور بازاری گفتگو میں سکھ گیانیوں اور دیگر لیڈروں کی بہو بیٹیوں پر اتہام اور بہتانات شائع کرے اور ایسا کرنے والے چند کنجڑے اور گھمار ہوں۔ اور جب سکھ صاحبان حکام کے پاس شکایت لے کر جائیں۔ تو حکام بڑے اطمینان۔ اور خندہ پیشانی سے کہہ دیں۔ کہ گالی دینا ایسا جُرم نہیں۔ جو قابل دست اندازی پولیس ہو۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ حکومت ایک دن کے لئے بھی اس حالت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگی۔

اسی طرح اگر کسی سڑی اور مجنون مسلمان کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جائے۔ کہ وُہ ہندوستان کے تمام ہندوؤں کو چھوڑ کر ہردوار میں ہندوؤں کو تبلیغ کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کے اس ارادہ کے اعلان اور اظہار پر دس ہزار کے قریب پولیس ہردوار روانہ کر دی جائے تاکہ وُہ ہندوستان کے آزاد شہر میں عین میلہ کے ایام میں جب ہردوار میں تمام اطراف واکناف کے ہندو جمع ہوتے ہیں۔ ہندو بزرگوں اور پستکوں پر غلاظت کی بے پناہ بوچھاڑ کرے اس کے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں مضبوط پولیس کے آدمی کھڑے ہوں۔ تاکہ کوئی ہندو گنوار قانون آزادیٔ مذہب کے مطالب سے ناواقف اس قابل رشک مبلغ پر کوئی ناواجب حملہ نہ کردے۔ تو کیا یہ جائز ہوگا۔

اسی طرح ان مثالوں کو وسیع کیا جا سکتا ہے۔ اور اس موجودہ قانون کے ماتحت ہمیں ایک اور ایک دو کی طرح یقین ہے۔ کہ

گورنمنٹ ایک منٹ کے لئے بھی ننکانہ صاحب میں یا امرتسر دوار یا متھرا میں یا مختلف اقوام کے دیگر مقامات مقدسہ میں ان کی ہتک اور تذلیل کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دے گی۔ بلکہ اس وقت اس شخص کو گرفتار کرے گی۔ یا کم از کم اس شہر سے بدر کر دیگی۔ اور یہ موجودہ قانون کے ماتحت ہی ہوگا۔ کیونکہ گورنمنٹ کے لئے یہ ناممکن ہے۔ کہ ملک میں اس قسم کی حرکات کرنیوالوں کی وجہ سے کیسیوں پر لکھو کھہا روپیہ خرچ کرے۔ اور مسلسل طور پر خرچ کرتی چلی جائے پھر قادیان میں اس بات کو کیوں روا رکھا جاتا ہے۔

مسانیاں متصل قادیان میں صرف دو احمدی تھے۔ ایک مدرس جس کا پانی بند کر دیا گیا ہے۔ اور ایک راج ہے جس کو مسانیاں سے نکال دیا گیا ہے۔ اور اس کی بیوی اور بچے بھی اس کو ساتھ نہیں لے جانے دیئے۔

اسی طرح موضع دیال گڑھ تھانہ صدر بٹالہ کے غریب احمدی مستریوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔ ان لوگوں کی حفاظت اور آزادیٔ مذہب کے لیے گورنمنٹ کیا توجہ دے رہی ہے۔ اور ان دونوں مقامات پر کتنی پولیس اس نے مقرر کی ہے۔ تاکہ احمدی اپنے عقائد کے متعلق تقریر کر سکیں

میں اس موقعہ پر شریف مسلمانوں سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ احراری اسلام کے سیاسی اتحاد کو توڑنا چاہتے ہیں۔ اور ان کا قادیان پر حملہ اسلام کے پیٹ میں چھرا گھونپنے کے مترادف ہے۔ آپ کوشش کریں۔ اپنی خاطر۔ پیارے اسلام کی خاطر۔ ہماری خاطر کہ یہ انوکھی قسم کا جہاد ہمارے خلاف بند کر دیا جائے۔ ورنہ اسلام جیسا کہ مذہبی رنگ میں ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہے سیاسی رنگ میں بھی مسلمانوں کے کئی فرقے ہو جائیں گے۔ اور بعد میں افسوس کرنے۔ اور ہاتھ ملنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اور ذمہ واری آپ پر ہوگی۔ جو کچھ ہمارے ساتھ ہمارے مقدس مرکز میں کیا جا رہا ہے۔ اس کو نہ ہم خطوط میں لکھ سکتے ہیں۔ نہ اخباروں میں شائع کر سکتے ہیں۔ ایسے گندے امور کو ہماری زبانیں ادا نہیں کر سکتیں۔ اور نہ ہماری قلمیں ان کو لکھ سکتی ہیں۔ ہم صرف اسی قدر کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ بات اب انسانی برداشت کی حد سے یقیناً نکل چکی ہے۔ اور مزید برداشت اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے بغیر ناممکن ہے۔

پس جہاں حکومت کا فرض ہے۔ کہ اس بات کو بڑھنے نہ دے۔ تاکہ ملک میں ایک نئی آگ نہ لگ جائے۔ اور امن و امان تہ و بالا نہ ہو۔ وہاں شریف اہل وطن کا بھی فرض ہے۔ کہ اس طرف متوجہ ہوں۔

قادیان پر حملہ کرانے کی سازش کی جا رہی ہے

ذمہ وار حکام کو قبل از وقت اطلاع

احراریوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف ان دنوں جو اشتعال انگیز پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس کا نتیجہ مختلف شہروں میں بُرامن۔ اور قلیل التعداد احمدیوں پر انتہائی تشدد کی صورت میں نکل رہا ہے۔ قادیان میں بھی ان لوگوں کی طرف سے فساد پیدا کرنے کی انتہائی کوششیں ہو رہی ہیں۔ اور ہمیں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض مفسد لوگ قادیان کے نواحی دیہات میں بسنے والے سکھوں کو اپنا آلۂ کار بنا کر ان کے ذریعہ قادیان پر حملہ کرانے کے منصوبے کر رہے ہیں۔ اور سنا گیا ہے۔ کہ قادیان کا ایک فتنہ پرداز سکھ۔ اور ایک مفسد آریہ نیز بعض احراریوں سے تعلق رکھنے والے آوارہ گرد اور ذلیل لوگ سکھوں کے دیہات میں جا کر انہیں اشتعال دلاتے اور فساد کے لئے اُکساتے رہتے ہیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ عام طور پر ان لوگوں کو سکھوں کی طرف سے صاف جواب دیا گیا ہے۔ لیکن بعض شریر جن کی تعداد نہایت ہی قلیل ہے۔ اور جو اپنا فائدہ فتنہ و فساد میں دیکھتے ہیں ان کی باتوں پر توجہ دے رہے ہیں۔ بالخصوص موضع کھڈی چیمہ جہاں کے لوگ عام طور پر وارداتیں کرنے میں بےباک ہیں۔ ایک پولیس کے ملازم کی شہہ کی وجہ سے ان لوگوں کے زیر اثر ہیں اس لئے ہم جہاں ضلع کے حکام کو خطرہ کے رُونما ہونے سے قبل توجہ دلاتے ہیں۔ کہ ان شرارتوں کے سدباب کے لئے خاطر خواہ انتظام کریں۔ وہاں تھانہ سری گوبند پور۔ کاہنووان اور بٹالہ کے انچارج سب انسپکٹران پولیس کو بھی مطلع کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ اپنی ذمہ واری کو محسوس کریں اور اپنے علاقہ کو فساد اور شرارت کے جراثیم سے پاک رکھنے کی پوری پوری کوشش کریں۔

احراریوں کی ایک تازہ غلط بیانی

قادیان میں غیر احمدیوں کا بائیکاٹ نہیں کیا گیا

احراری اخبارات میں یہ سراسر غلط پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ قادیان میں احراری گروہ سے تعلق رکھنے والے کمیوں کو احمدیوں نے کام کرنے سے محروم کر دیا ہے۔ لیکن ہم اس جھوٹ کی پُرزور تردید کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ قادیان میں احراریوں کی ساری کی ساری جمیعت ایسے ہی لوگوں پر مشتمل ہے۔ جو احمدیوں کی خدمت کر کے پیٹ پالتے ہیں۔ مثلاً نائی۔ دھوبی سقے۔ موچی۔ گُمہار وغیرہ احمدیوں نے ان کا قطعاً بائیکاٹ نہیں کیا۔ اور اگر کوئی شخص یہاں آکر اس بارے میں تحقیقات کرنا چاہے۔ تو ہم ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ احمدیوں کے گھروں میں غیر احمدی سقے پانی بھرتے ہیں۔ اور غیر احمدی دھوبی ان کے کپڑے دھوتے ہیں۔ غیر احمدی قصابوں سے احمدی گوشت خریدتے ہیں۔

ہاں جو لوگ احراریوں کے سکھانے پڑھانے پر ہمیں علانیہ گالیاں دینے اور بداخلاقی میں انتہا کو پہونچ گئے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے افعال سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وُہ انسانی شرافت کے جوہر سے عاری ہو چکے ہیں اور وحشت میں اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ ایک احمدی کے مکان میں زبردستی گھُسکر اسکی دیواریں گرا چکے ہیں ایسے لوگوں کے خدمات کی ادائیگی کے سلسلہ میں گھروں میں آنے جانے سے چونکہ احمدیوں کو جانی و مالی نقصان کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے احتیاط اور خود حفاظتی کے طور پر ان سے اجتناب کیا جاتا ہے اور ان کی بجائے ان کے دوسرے بھائی بندوں سے جو نسبتاً شریف ہیں خدمات لے لی جاتی ہیں۔ ورنہ بائیکاٹ کسی کا نہیں کیا گیا۔ اس کے برعکس ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ یہاں کے غیر احمدیوں نے جہاں تک ان کے امکان میں ہے۔ احمدیوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے وہ احمدیوں [illegible]

53

احراریوں کی جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی اشتعال انگیزیاں

ذمہ وار احکام کی فرض ناشناسی اور صریح لاپرواہی

احراریوں کی مسلسل بدزبانی

احراریوں نے جب سے ازراہ فتنہ وشرارت بعض درپردہ اور ظاہرہ طاقتوں کی امداد سے قادیان میں اپنا اڈا جمایا ہے اسی وقت سے ان کا وہ مولوی جو قادیان میں رہتا ہے۔ اور بہت سے دوسرے مولوی جو وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں ہر جمعہ کو لازمی طور پر اور بعض دوسرے مواقع پر بھی جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت ہی اشتعال انگیز اور دل آزار تقریریں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان تقریروں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور آپ کے خاندان کے متعلق متواتر اس قدر گند بکا گیا۔ اور اس قدر ہجو اس کی گئی ہے۔ کہ ایک لمحہ کے لئے بھی کسی احمدی کے لئے اس کا برداشت کرنا محال ہے۔ اور اگر حضرت امیر المومنین کی طرف سے احمدیوں کو صبر کی پے درپے تلقین نہ کی جاتی۔ اور نہایت ہی اشتعال انگیز حالات میں پرامن رہنے کا تاکیدی حکم نہ دیا جاتا۔ تو اس وقت تک احراریوں کا وہ مقصد جسے لے کر وہ یہاں آئے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ لڑائی اور فساد شروع کرا دیں۔ اور کشت وخون تک نوبت پہنچا دیں۔ کبھی کا پورا ہو چکا ہوتا ؏

شرارت انتہاء کو پہنچ گئی

چونکہ جماعت احمدیہ کے پرامن رہنے کی وجہ سے ابھی تک احراریوں کو یہ مقصد حاصل نہیں ہوا۔ اس لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحقیر وتذلیل کرنے اور جماعت احمدیہ کو اشتعال دلانے میں روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور چونکہ مقامی حکام اور پولیس کی طرف سے انہیں پوری آزادی حاصل ہے۔ کہ جسقدر چاہیں بدزبانی کریں۔ اور جس طرح چاہیں جماعت احمدیہ کے مقدس پیشواؤں کی ہتک کرتے رہیں۔ اس لئے ان کی شرارت انتہاء کو پہنچ چکی ہے۔ اور اس کا برداشت کرنا احمدیوں کے لئے ناممکن ہو رہا ہے ؏

احراریوں کی بدزبانی اور حکام کی لاپرواہی

ایک عرصہ سے قادیان میں احراری اپنی تقریروں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور آپ کے خاندان کے متعلق کھلم کھلا بدزبانی اور بدگوئی کر رہے ہیں۔ اس کی رپورٹیں مقامی حکام اور پولیس کو پہنچ رہی ہیں۔ اور کئی ایک حکام اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ لیکن ان کی طرف سے ابھی تک نہ صرف اس فتنہ وشرارت کے انسداد کے لئے کچھ نہیں کیا گیا۔ بلکہ مختلف رنگوں اور مختلف طریقوں سے احراریوں کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ اور اس طرح ان کی شرارت انتہاء کو پہنچ گئی ہے ؏

اس وقت تک ہم نے احراریوں کی ان اشتعال انگیزیوں اور بدزبانیوں کا جو آئے دن امن شکنی اور فساد انگیزی کے لئے ان کی طرف سے کی جا رہی ہیں۔ اس لئے اخبار میں ذکر نہیں کیا۔ کہ حکام کے پاس جو رپورٹیں پہنچتی رہتی ہیں۔ خواہ وہ مکمل نہ ہوں۔ اور ان کو خواہ کس قدر ہی مسخ کر کے پیش کیا جائے تو بھی ان سے بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے لئے کس درجہ اشتعال انگیز اور کتنی صبر آزما ہیں۔ اور حکام ان تقریروں کے ذریعہ پیدا ہونے والے فتنہ وشرارت کو روکنے کے لئے اپنا فرض ادا کرنے کی طرف متوجہ ہوں گے۔ لیکن ایک کافی عرصہ تک انتظار کرنے کے بعد ہم پر ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ذمہ وار حکام اس طرف سے بالکل لاپرواہ ہیں۔ اور وہ سب کچھ دیکھتے اور سنتے ہوئے نہ صرف اپنے فرض کی ادائیگی کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ بلکہ ایسا طریق اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جو احراریوں کی شرارت اور فتنہ پردازی میں ناقابل برداشت اضافہ کا موجب ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم بتانا چاہتے ہیں۔ کہ احراری ہر جمعہ کو کس بے باکی اور کس دیدہ دلیری سے جماعت احمدیہ کے سینوں کو چھید رہے ہیں۔ اور ان کے قلوب کو زخمی کر رہے ہیں۔ اور یہ کتنا بڑا اور کتنا صریح ظلم ہے۔ جو حکام کے سامنے بلکہ بعض کی موجودگی میں جماعت احمدیہ پر متواتر اور مسلسل ہو رہا ہے ؏

۱۱ جنوری کا اجتماع

۱۱ جنوری جمعہ کے روز احراریوں کا جو اجتماع قادیان میں ہوا۔ اور جس میں باہر سے کئی ایک بدزبان اور بدگو لوگ اس لئے آئے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹے الزامات لگا کر لوگوں کو اشتعال دلائیں۔ اور احمدیوں کی جان ومال کو خطرہ میں ڈالیں۔ اس میں جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی شان میں حد درجہ کی بدزبانی کی گئی۔ اور احمدیوں کو اشتعال دلانے کی انتہائی کوشش کی گئی۔ وہاں تشدد کرنے اور خون بہانے تک کی بھی کھلم کھلا تلقین کی گئی۔ ذیل میں ان نظموں اور تقریروں کے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں ؏

ایک نہایت ہی امن شکن اور اشتعال انگیز نظم

ایک شخص غلام نبی جانباز نے نہایت ہی اشتعال انگیز طویل پنجابی نظم پڑھی جس کے چار پانچ شعر حسب ذیل ہیں۔

پیغام حق دا پہچاون ایتھے احرار آئے
جوں سومنات اندر غزنی شاہ سوار آئے
یارو فرعون دی جھوٹی اج خدائی اندر
حقیقی رب دے اے موسیٰ سپہ سالار آئے
خلیل وانگ بے ڈر ہو کے مار کے چھالاں
ٹھنڈی کرن لئی اے نمرود دی نار آئے
اساری جیہڑی عمارت ہے یاراں ریت اُتے
کرن لئی اوس عمارت نوں اے مسمار آئے
ڈگے گا قصر خلافت زمین تے آ گے
اسے طرح جے ہور زرا لے دو چار آئے

مطلب یہ کہ جس طرح محمود غزنوی اور اس کے شاہ سوار سومنات کے مندر کو گرانے کے لئے گئے تھے۔ اسی طرح احراری قادیان میں آئے ہیں۔ قادیان میں فرعون نے جھوٹی خدائی کا دعوےٰ کر رکھا ہے۔ احراری حضرت موسےٰ کی طرح اسے تباہ کرنے آئے ہیں۔ قادیان میں نمرود نے آگ جلا رکھی ہے جسے حضرت ابراہیمؑ کی طرح احراری ٹھنڈا کرتے آئے ہیں قادیان ریت پر عمارت کی مانند ہے۔ احراری اسے مسمار کرنے آئے ہیں۔ احراریوں نے اسی طرح دو چار اور حملے کئے۔ جس طرح وہ اب تک کر چکے ہیں۔ تو قصر خلافت تباہ ہو جائیگا ؏

ان اشعار میں جہاں جماعت احمدیہ کے لاکھوں انسانوں کے مقدس پیشواؤں کے متعلق جن کی خاطر ہر ایک احمدی اپنا جان ومال سب کچھ قربان کر دینا سعادت سمجھتا ہے۔ اور جن کی تحقیر وہ ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت کرنا موت سے بدتر یقین کرتا ہے۔ سومنات کے بت فرعون، نمرود وغیرہ نہایت ہی ناپاک اور بدترین الفاظ استعمال کئے گئے ہیں

وہاں یہ بھی کھلم کھلا کہا گیا ہے۔ کہ احراری قادیان کو تباہ و برباد کرنے اور جماعت احمدیہ کو مٹانے اور موت کے گھاٹ اتار کے لئے آئے ہیں۔

حکام کی فرض شناسی طریق

اس سے زیادہ اشتعال انگیز اس سے زیادہ دل آزار اس سے زیادہ امن شکن اور اس سے زیادہ فتنہ انگیز الفاظ کیا ہو سکتے ہیں۔ لیکن رعایا کے ہر طبقہ کی جان و مال کی حفاظت کرنے اور تمام لوگوں کے مذہبی پیشواؤں کی تحقیر و تذلیل کو جرم سمجھنے والے متعلقہ حکام کا سابقہ طریق عمل بتاتا ہے۔ کہ وہ ان حد درجہ امن شکن دل آزار اور اشتعال انگیز اشعار کو بھی اسی دفتر میں داخل کر دیں گے۔ جہاں احراریوں کی جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس پیشواؤں کے خلاف ڈیڑھ دو سال کی خرافات کو انہوں نے رکھا ہوا ہے۔ اور سمجھ لیں گے۔ کہ قیام امن اور فتنہ و شرارت کے انسداد کے متعلق ان پر جو فرض عائد ہوتا ہے۔ اور جس کی ادائیگی کے لئے وہ حکومت کے خزانہ سے بیش قرار تنخواہیں۔ حاصل کرتے ہیں۔ اسے انہوں نے نہایت عمدگی اور خوبی کے ساتھ ادا کر دیا۔

ایک اور دل آزار نظم

اسی موقعہ پر ایک اور نہایت ہی گندی نظم پڑھی گئی۔ وہ جس قدر دل آزار اور روح فرسا تھی۔ اس کا اندازہ لگانے کے لئے ذیل میں صرف دو شعر پیش کئے جاتے ہیں۔

عدو کی جانبی زوجہ جو مرزا کی بنی منکوحہ
بتاؤ کیا عجب یہی نکاح آسمانی ہے
بشیر الدین کے خلوت میں شیطان کہہ رہا تھا یہ
یہ میری ہر بات بگڑی تو نے یہ پیارے بنائی ہے

اسی قسم کے نہایت ہی اشتعال انگیز اشعار پڑھنے کے بعد کہا گیا۔ کہ قادیان کے ہر ایک بچے کی زبان پر یہ اشعار ہونے چاہئیں۔ اور ہر جگہ ان کو پڑھنا چاہیئے۔

یہ صریح فتنہ انگیزی اور امن شکنی کی تلقین نہیں تو اور کیا ہے؟ اور اس قسم کی حرکات کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ فساد پیدا کیا جائے۔

احمدیوں کے قتل کی تلقین

اس قسم کی نظموں کے علاوہ ایک مولوی ابو لوفا شاہجہان پوری نے نہایت ہی دل آزار تقریر کی۔ جس میں ایک طرف تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بار بار دجال۔ کذاب۔ مفتری۔ ایسے ناپاک الفاظ استعمال کرتے ہوئے یہ الزام لگایا۔ کہ آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ہتک کی ہے اور دوسری طرف یہ کہا۔ کہ مسلمان کسی صورت میں بھی یہ ہتک برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اسی سلسلہ میں کہا۔ "چاہے ہمیں موت بھی آ جائے۔ ہمیں اس کی کوئی پروا نہ کرنی چاہیئے۔" "اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم قیامت کے دن یہ کہہ سکیں۔ کہ ہم نے حضور کی عزت کی حفاظت کے لئے یہ کیا۔" "جہاں نبی کریم کے ناموس و عزت کا سوال ہو۔ اپنی جان تک لڑا دو۔ رسول اللہ کی ننگ و ناموس کی حفاظت کرنے والوں کے نام لکھے جائیں۔ جو جان و مال قربان کرنے کو تیار ہوں۔"

یہ چند فقرات بطور نمونہ پیش کئے گئے ہیں۔ ورنہ ساری کی ساری کی تقریر ہی ایسی ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کا جھوٹا الزام لگا کر لوگوں کو احمدیوں کے خلاف تشدد سے کام لینے اور ان کو قتل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرنے والے قرار دیں۔ ان کی سزا قتل قرار دیتے اور کھلم کھلا اس کا اعلان کر چکے ہیں۔

فتنہ و فساد کی تلقین

اسی مجمع میں مولوی عنایت اللہ نے جو ایک لمبے عرصہ سے قادیان میں نہایت دل آزار تقریریں کرتا چلا آ رہا ہے۔ تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ "اگر ہم فساد کرنا چاہیں۔ تو ان کی جرأت کیا ہے۔ ہمت کیا ہے۔ ارے آٹے میں نمک بھی نہیں۔ ان کی حیثیت کیا ہے۔"

"پھر کہا خلیفہ صاحب کو بھی پتہ چل جائے گا۔ کہ میں پہلے خلیفہ تھا۔ اب کیا ہوں۔ ایک مسجد میں پڑے ہونگے۔ خلیفہ محمود کہیں کو اور لوگ کہیں کو بھاگے نظر آئیں گے۔ ارے یہ خلافت۔ یہ نبوت۔ اس کو کہتے ہیں۔ میدان میں نکلو۔ اپنے باداجان کی نبوت کو ظاہر کرو۔ ادہر جاتے ہیں۔ بھاگے پھرتے ہیں۔ ماریں بھی کھائیں گے۔ اگر مرزا بشیر الدین نے اپنی روش نہ بدلی۔"

حکام کی لاپرواہی

یہ ہے نمونہ ان تقریروں کا جو ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے مرکز میں احراریوں کا نمائندہ مولوی عنایت اللہ کرتا چلا آیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شرارت پھیلانے اور تشدد کرنے کی تعلیم دے رہا ہے۔ نہایت ہی اشتعال انگیز رنگ میں بدزبانی کر رہا ہے۔ لیکن حکام نے ابھی تک اس طرف کچھ بھی توجہ نہیں کی۔ اور نہ اس بات کی ضرورت سمجھی ہے۔ کہ اس ظلم کا انسداد کریں۔ جو جماعت احمدیہ پر کیا جا رہا ہے۔ ایک جماعت کے مذہبی پیشواؤں کو گالیاں دینا ان کی توہین کرنا ان پر جھوٹے اور ناپاک الزام لگانا۔ اور اس جماعت کے مرکز میں آ جا کر اس شرارت کو مسلسل جاری رکھنا اور روز بروز اس میں اضافہ کرتے جانا کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جس کے متعلق یہ سمجھنا مشکل ہو۔ کہ یہ حالت اس جماعت کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور نہایت ہی صبر شکن ہے۔ اور اس پر صریح ظلم کیا جا رہا ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ ایک لمبے عرصہ سے احراریوں کا یہ طریق عمل دیکھتے ہوئے حکام کی سمجھ میں اتنی واضح بات ابھی تک نہیں آئی۔ اور انہوں نے اس کے انسداد کے متعلق کچھ بھی نہیں کیا۔ بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ بعض حکام کے رویہ نے اس حالت کو نازک سے نازک تر بنا دیا ہے انہوں نے یہ تو ضروری سمجھا۔ کہ احراریوں کے اجتماع میں جمعہ کے دن کوئی احمدی ان کی تقریروں وغیرہ کے نوٹ لینے کے لئے نہ جائے۔ اس سے ان کو فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا اور امتناعی حکم جاری کر دیا۔ لیکن احراری اپنی تقریروں میں جو بدزبانی اور اشتعال انگیزی کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور امن شکنی کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق کسی کارروائی کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ احمدیوں کو تو اپنے جائز حق سے فائدہ اٹھانے میں بھی مزاحمت کی جاتی ہے۔ لیکن احراریوں کو فتنہ پردازی اور اشتعال انگیزی سے بھی روکا نہیں جاتا۔ غرض حکام نے ایسا رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ جو حالات کو زیادہ سے زیادہ نازک بنا رہا ہے۔

صرف ایک جمعہ کے اجتماع میں جماعت احمدیہ کے خلاف جو کچھ کہا گیا اور جس رنگ میں کہا گیا۔ اس میں سے صرف چند باتیں بطور نمونہ پیش کر کے ہم شریف پبلک اور اعلیٰ حکام پر فیصلہ رکھتے ہیں۔ کہ کیا ایک انصاف پسند اور عادل حکومت میں یہی کچھ ہونا چاہیئے۔ جو جماعت احمدیہ کے ساتھ ہو رہا ہے اور کیا کوئی قوم جو عزت کی زندگی بسر کرنا چاہتی ہو۔ خواہ کتنی ہی کمزور اور کتنی قلیل کیوں نہ ہو۔ اس صورت حالات کو زیادہ دیر تک برداشت کر سکتی ہے۔

جماعت احمدیہ اپنے مقدس پیشواؤں کی عزت و توقیر کی حفاظت کے لئے ہر قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہے۔ وہ اپنے مقدس مرکز کی حفاظت کے لئے ہر ایک قربانی کرنا اپنے لئے فخر سمجھتی ہے اور بڑی سے بڑی تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہے۔ لیکن حکام کو خیال کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے فرائض کہاں تک ادا کر رہے ہیں۔ اور اپنی سہل انگاری سے حالات کو جو رنگ اختیار کرنے کی اجازت دے رہے ہیں ان کا نتیجہ کیا ہوگا۔

جماعت احمدیہ کے سینے احراریوں کی بدزبانیاں اور اشتعال انگیزیاں سنتے سنتے چھلنی ہو گئے ہیں۔ اور متعلقہ حکام کی سہل انگاری نے اسے بہت بڑے خطرات میں مبتلا کر دیا ہے ابھی وقت ہے۔ کہ حکام اپنے فرائض کی طرف متوجہ ہوں۔ اور آئندہ کے لئے نازک صورت کی روک تھام کریں۔

مسئلہ خلافت

غیر مبایعین کی خصوصیات سلسلہ اور اسکی تعلیمات سے دوری

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کی جلسہ سالانہ کی تقریر کا بقیہ حصہ

قرآن مجید کی تفسیر میں اختلاف

مولوی محمد علی صاحب کے سپرد حضرت خلیفہ اول رضؓ کے زمانہ میں انگریزی زبان میں ترجمۃ القرآن کا کام کیا گیا تھا۔ جس کے لئے جماعت احمدیہ کو ان کی تنخواہ کے علاوہ ان کے موسم گرما پہاڑ پر گذارنے کے اخراجات بھی برداشت کرنے پڑے۔ لیکن جب ترجمۃ القرآن تیار ہونے کو تھا۔ تو حضرت خلیفہ اول رضؓ فوت پا گئے۔ اور مولوی محمد علی صاحب پہاڑ پر موسم گرما گذارنے کے بہانہ سے قادیان سے فوکر ہو کر پیغام بلڈنگس لاہور میں پناہ گزیں ہوئے اور ترجمۃ القرآن اپنے نام پر شائع کر دیا۔ اور لوگوں پر یہ ظاہر کیا۔ کہ ہم نے یہ قرآن کی خدمت کی ہے جو مبایعین نہیں کر سکے۔ چنانچہ پیغام صلح مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۲۹ء صفحہ ۳ کالم ۲ میں فخریہ طور پر لکھا ہے:۔

”میاں محمود احمد صاحب متعدد بار ہماری جماعت اور دوسری مسلمان جماعتوں کو تفسیر نویسی کی دعوت دے چکے ہیں۔ ہماری طرف سے ایک نہیں بلکہ دو انگریزی اور دو اردو تراجم و تفاسیر عرصہ سے شائع ہو چکی ہیں جن کے مقابل پر قادیانیوں کی طرف سے ایک بھی تفسیر گذشتہ سولہ سال میں شائع نہیں ہوئی“۔

یہی اعتراض بعینہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیا تھا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ ”میں نے حضور کی تائید میں جو ناچیز خدمت کی وہ یہ ہے۔ کہ قریباً چھ ہزار روپیہ صرف کر کے قرآنی تفاسیر اردو انگریزی میں شائع کی“۔ (الذکر الحکیم نمبر ۱ صفحہ ۱۳)

اور لکھتا ہے:۔

” ایسا ہی مفسر اور عالم القرآن ہونے کا دعوے بار بار شائع ہوا۔ مگر کوئی تفسیر آج تک شائع نہ ہوئی۔ کیا تفسیر القرآن آپ کے نزدیک غیر ضروری اور بے فائدہ شے تھی۔ جس کی طرف آپ نے توجہ نہیں کی۔ سوائے اجرائے لنگر کے آپ نے اور کوئی عملی کام بذات خود خاص تردد اور محنت سے نہیں کیا“۔ (الذکر الحکیم نمبر ۱ صفحہ ۳۰)

غیر مبایعین اور ڈاکٹر عبد الحکیم میں ایک فرق

مولوی محمد علی صاحب نے ترجمۃ القرآن لکھنے کے لئے ہزارہا روپیہ انجمن احمدیہ قادیان کا کھایا۔ اور پھر اسے اپنی ملکیت قرار دے لیا۔ اور انجمن احمدیہ قادیان کے حوالے نہ کیا۔ لیکن ڈاکٹر عبد الحکیم لکھتا ہے۔ ”پانسو کے قریب تفاسیر اردو انگریزی غیر احمدی لوگوں میں شائع بھی ہو چکی ہیں۔ اس قدر مصارف کثیر کے کام کے واسطے میں نے کوئی چندہ بھی طلب نہیں کیا۔ بلکہ اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کے کھانے پینے میں ہر طرح سے حتی الامکان تنگی کر کے اپنی تنخواہ اور مفید عام کی آمد سے یہ کام کیا“۔ (الذکر الحکیم نمبر ۱ صفحہ ۱۲)

دوسرا فرق یہ ہے۔ کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانتے ہوئے جب تفسیر لکھی۔ تو حضور علیہ السلام کا بھی مختلف مقامات پر ذکر کیا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

”لوگوں نے مجھے یہ بھی نصیحت کی۔ اور خطوط بھی بکثرت آئے کہ اگر حضرت مرزا صاحب کے متعلق اس میں سے مضامین نکال دئے جائیں تو اس تفسیر کی اشاعت ہزاروں تک پہنچ سکتی ہے۔ بلکہ بعض مسلمان مشنریوں نے اپنی زندگی اس کی امداد میں وقف کرنی ظاہر کی۔ مگر میں نے توکل بخدا ان تمام باتوں کو نظر انداز کیا۔ اور خلاف ایمان کوئی بات نہیں کی۔ خواہ ظاہری نظر میں لاکھوں کا نقصان نظر آیا۔ مگر اللہ کریم کے اندرونی امدادوں پر بھروسہ رہا۔ اور ہے“۔ (الذکر الحکیم نمبر ۱ صفحہ ۱۱)

لیکن جب اسے جماعت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ تو اس کے بعد بھی اس نے حضرت خلیفہ اول رضؓ کو لکھا۔ ”میں تو اے نور الدین تیرا ہی روحانی فرزند ہوں جو پہلے تھا۔ مسیح کا مرید ہوں۔ اور تم سب کے لئے سلامتی اور کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔ ہاں جو امور قرآن مجید کے خلاف بدیہی طور پر معلوم ہوں۔ تو قرآن مجید کی عظمت کو اور خداوند عالم کے جلال کو مقدم کر کے ان کے مقابلہ پر ضرور گستاخی کر بیٹھتا ہوں“۔ (الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۶) اور پھر اپنی تفسیر سے وہ تائیدی مضامین نکال دئے۔

لیکن غیر مبایعین کے صدر مولوی محمد علی صاحب نے دور اندیشی کر کے پہلے سے ہی اپنی تفسیروں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر خیر سے خالی رکھا۔ بلکہ ڈاکٹر عبد الحکیم کے عقیدہ کے مطابق کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نعوذ باللہ بدیہی طور پر قرآن مجید کے خلاف امور لکھتے اور غلط تفسیر کیا کرتے تھے۔ اپنی تفسیر میں جابجا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کے صریح خلاف آیات کی تفسیر کیا کی

حضرت مسیح موعودؑ پر قرآنی علوم کا انکشاف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل یہ بھی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو علم قرآن دیا گیا۔ چنانچہ آپ کا الہام ہے۔ الرحمٰن علم القرآن۔ یعنی خدائے رحمان نے تجھے قرآن سکھایا ہے۔ اور خدا کے سوا اس زمانہ کے لوگوں میں سے تیرا کوئی معلم نہیں ہے۔ چنانچہ اس الہام کی تشریح میں فرماتے ہیں۔ ”چونکہ پہلے اس سے آنحضرت صلعم کی نسبت تعلیم قرآن تئیس برس تک ختم ہوئی۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اب بھی اس مشابہت کو دکھلانے کے لئے تئیس برس ہی تعلیم قرآن کی مدت مقرر کی جاتی۔ تا وہ سب نشان ظاہر ہو جائیں۔ جن کا وعدہ دیا گیا تھا“ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۴۵) اور اپنی متعدد کتب میں حضرت اقدس نے یہ تصریح فرمائی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ پر قرآن مجید کے معارف اور اسرار کھولے ہیں۔ اور کوئی نہیں جو میرا مقابلہ کر سکے۔ لیکن غیر مبایعین خلافت ثانیہ کا انکار کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات سے ایسے دور جا پڑے۔ کہ انہوں نے ان آیات کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے تعلق رکھتی تھیں ایسی تفاسیر کیں جو خود انکی اختلافات سے پہلے کی تحاریر اور حضرت مسیح موعودؑ کی تفاسیر کے صریح خلاف تھیں۔ بطور نمونہ مشتے از خروارے چند آیتوں کی تفسیر پیش کرتا ہوں۔

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”بعض نادان کہتے ہیں۔ کہ یورپ اور امریکہ کے اکثر انسان تو آپ کے نام سے بھی بے خبر ہیں۔ پھر وہ لوگ زلزلوں اور آتش فشاں پہاڑوں سے کیوں ہلاک ہوئے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ وہ لوگ اپنے کثرت گناہوں اور بدکاریوں کی وجہ سے اس لائق ہو چکے تھے۔ کہ دنیا میں ان پر عذاب نازل کیا جاوے پس خدا تعالےٰ نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا۔ اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا۔ اور اس قوم کو ہزارہا اشتہاروں اور رسالوں سے دعوت کی گئی۔ تب وہ وقت آ گیا۔ کہ ان کو ان کے جرائم کی سزا دی جاوے۔ اور یہ بات سراسر غلط ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ کے لوگ میرے نام سے بھی بے خبر ہیں۔ یہ امر کسی منصف مزاج پر پوشیدہ نہیں رہے گا کہ عرصہ قریباً بیس برس کا گذر گیا ہے۔ جبکہ میں نے سولہ ہزار اشتہار دعوت انگریزی میں چھپوا کر اور اس میں اپنے دعویٰ اور دلائل کا ذکر کر کے یورپ اور امریکہ میں تقسیم کیا تھا۔ اور بعد اس کے مختلف اشتہارات وقتاً فوقتاً تقسیم ہوتے رہے۔ اور پھر کئی برس سے رسالہ انگریزی ریویو آف ریلیجنز یورپ و امریکہ میں بھیجا جاتا ہے۔ اور یورپ کے اخباروں میں بارہا میرے دعوؤں کا ذکر ہوا ہے۔۔۔

۔۔۔ پس اصل بات یہ ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ کہ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔

خدا تعالیٰ دنیا میں عذاب نازل نہیں کرتا۔ جب تک پہلے اس سے کوئی رسول نہیں بھیجتا۔ یہی سنت اللہ ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ میں کوئی رسول پیدا نہیں ہوا۔ پس ان پر جو عذاب نازل ہوا۔ صرف میرے دعویٰ کے بعد ہوا۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۵۲ و ص۵۳)

اسی طرح فرماتے ہیں۔

"جو شخص غور اور ایمانداری سے قرآن کریم کو پڑھے گا۔ اس پر ظاہر ہوگا۔ کہ آخری زمانہ کے سخت عذابوں کے وقت جبکہ اکثر حصے زمین کے زیر و زبر کئے جائیں گے۔ اور سخت طاعون پڑے گی۔ اور ہر ایک پہلو سے موت کا بازار گرم ہوگا۔ اس وقت ایک رسول کا آنا ضروری ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ یعنی ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے۔ جب تک عذاب سے پہلے رسول نہ بھیج دیں۔ پھر جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت میں رسول آئے ہیں۔ جیسا کہ زمانہ کے گذشتہ واقعات سے ثابت ہے۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت میں جو آخری زمانہ کا عذاب ہے۔ اور تمام عالم پر محیط ہونے والا ہے۔ جس کی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔ اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے۔ پس وہی رسول مسیح موعود ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۴) صفحہ ۶۵ میں فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح قرآن شریف میں یہ بھی پیشگوئی ہے۔ وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذاباً شدیدا۔ یعنی کوئی ایسی بستی نہیں جسکو ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں گے۔ یا اس پر شدید عذاب نازل نہ کریں گے۔ یعنی آخری زمانہ میں ایک سخت عذاب نازل ہوگا۔ اور دوسری طرف یہ فرمایا وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے"۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہی آیت حضرت مسیح موعود پر الہاماً نازل ہوئی۔ ملاحظہ ہو بدر ۲۷ر اکتوبر ۱۹۰۵ء ص۲ تاریخ نزول الہام ۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۵ء۔

مذکورہ بالا عبارات سے مندرجہ ذیل امور بالبداہت ثابت ہیں

(۱) یورپ اور امریکہ میں حضرت اقدس کی تبلیغ بذریعہ اشتہارات و رسائل اور اخبارات پہنچی۔ پس یہ کہنا۔ کہ یورپین اور امریکن آپ کے نام سے بھی ناواقف ہیں۔ محض غلط ہے:۔

(۲) یورپ۔ اٹلی۔ امریکہ وغیرہ میں زلازل حضرت اقدس کے دعویٰ کے بعد آئے۔ جو آیت وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا کی رو سے آپ کے صدق پر دال ہے:۔

(۳) دوسری آیات جن میں عذاب عظیم کے آنے کی خبر مندرج ہے اس سے آیت وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا کے ساتھ ملانے سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں ایک رسول آئے گا۔ اور وہی مسیح موعود ہے:۔

(۴) جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ امریکہ اور یورپ میں زلازل کا آنا حضرت اقدس کے دعویٰ کی وجہ سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ وہ نادان ہیں:۔

(۵) اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ عذاب نازل نہیں کرتا جب تک رسول نہ بھیج دے۔ اور اب اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے خلاف کیونکر کر سکتا تھا:۔

مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر

مذکورہ بالا واضح تحریر کے مقابلہ میں صدر غیر مبائعین زیر آیت وماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ لکھتے ہیں۔

"جو لوگ ان الفاظ سے یہ مراد لیتے ہیں۔ کہ دنیا میں کبھی کوئی عذاب نہیں آتا۔ جب تک کہ پہلے ایک رسول اس وقت مبعوث نہ کیا جائے۔ وہ غلطی کرتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ پھر اگر رسول کی ضرورت ہے تو عین اس مقام پر ہے۔ جہاں عذاب آئے۔ مثلاً جنگ کا عذاب یورپ میں آئے۔ یا کوئی بھاری زلزلہ اٹلی میں آئے۔ اور اس سے دلیل یہ لی جائے۔ کہ ضرور ہے کہ اس وقت کوئی رسول مبعوث ہو گیا ہو۔ تو پھر ایسے رسول کا ہندوستان میں مبعوث ہونا خدائے حکیم کا فعل نہیں ہو سکتا۔ جس میں حکمت کچھ بھی نہیں۔ وہ رسول یورپ یا اٹلی میں آنا چاہیئے تھا۔ پھر دوسری دقت یہ ہے۔ کہ ہر رسول کے لئے ایک وقت مقرر کرنا پڑے گا۔ کہ اگر اس کے بعد اتنے عرصہ تک عذاب آئے۔ تو وہ اس کی بعثت کی وجہ سے ہوگا۔ اور اگر اس میعاد کے بعد آئے۔ تو نیا رسول چاہیئے۔ اور اب جو عذاب آ رہے ہیں۔ اگر ان کے لئے کوئی نیا رسول پیدا ہونا ضروری ہو چکا ہے۔ تو اب آئندہ رسول کی کب ضرورت ہوگی۔ آیا یہ قانون تیرہ سو سال کا بن جائیگا! ایسی باتیں کرنا گویا لوگوں کو یہ بتانا ہے۔ کہ مذہب علم نہیں۔ بلکہ کھیل ہے۔" (بیان القرآن ص۱۱۰۸ و ص۱۱۰۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا کو اپنی صداقت کی دلیل ٹھہرا کر اپنا رسول ہونا تحریر فرمایا ہے۔ اور یورپ و امریکہ اور اٹلی وغیرہ میں زلازل اور طوفانوں کے آنے کا باعث بھی اپنی بعثت ٹھہرائی ہے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب اس امر کو "مذہب کو کھیل بنانا" قرار دیتے ہیں اور یہ لکھ کر کہ اگر یورپ اور اٹلی وغیرہ میں عذابوں کا آنا کسی نئے رسول کے آنے کی وجہ سے ہے۔ تو اسے ہندوستان میں نہیں۔ بلکہ یورپ و اٹلی میں آنا چاہیئے تھا۔ صریح طور پر حضرت اقدس کی تکذیب کی ہے۔ اور ان کا یہ اعتراض بعینہٖ وہی ہے۔ جو ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیا تھا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔ "اب خداوند عالم ایسا باولا اچھلا ہو گیا ہے۔ کہ تکذیب تو قادیان۔ بٹالہ امرتسر اور لاہور میں ہو۔ اور وہ تباہ کرتا پھرے کولمبو۔ اٹلی سانس فرانسسکو۔ فارموسا اور دیگر بلاد و دیہات کو جنکو آپ کی خبر تک نہیں" (الذکر الحکیم ۲ ص۱۲ طبع عزیزی) اسی طرح لکھتا ہے "زلزلہ سانس فرانسسکو میں آئے یا فارموسا میں یا کولمبیا میں یا اٹلی میں کہیں طاعون ہو کہیں کالرا پھیلے۔ اس کو تکذیب مرزا کا نتیجہ بتلایا جائے۔ کیا دنیا میں سوائے اس ایک جرم کے اور کوئی جرم جناب خداوندی میں قابل سزا نہیں رہا؟" (الذکر الحکیم ۲ ص۴۲)

پس خلافت ثانیہ کے انکار کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو جو ڈاکٹر عبدالحکیم کے اعتراضات کو مدنظر رکھ کر لکھا گیا تھا۔ غلط اور مذہب کو کھیل بنانے والا قرار دیا۔ اور ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کے اعتراض کو صحیح قرار دے کر اپنے استدلال کی بناء قرار دیا:۔

وآخرین منھم لما یلحقوا بھم

اس آیت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کی یہ خصوصیت نکالی ہے۔ کہ وہ بھی صحابہ کی جماعت ہے۔ اور وہی آخرین منھم کی مصداق ہے۔ دوسرا کوئی گروہ اس کا مصداق نہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔ "تمام قرآن پڑھ کر دیکھو جماعتیں دو ہی ہیں۔ ایک صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت دوسری وآخرین منھم کی جماعت جو صحابہ کے رنگ میں ہے۔ اور وہ مسیح موعود کی جماعت ہے" (تحفہ گولڑویہ ص۴۹) اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنے آخرین منھم کے لفظ کے بھی ہیں۔ جیسے کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ اور جو شخص مجھ میں اور مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے۔ اس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا ہے۔" (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱)

"اس سے ثابت ہے کہ رجل فارسی اور مسیح موعود ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے وآخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے۔ جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں۔ جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی خدمتیں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کے خلاف

احراری مولوی کی ۱۸ جنوری کے جمعہ میں دل و جگر کو پاش پاش کر دینے والی بدزبانی

احراری مولوی عنایت اللہ نے ۱۸ جنوری کے جمعہ میں جو تقریر کی۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت ہی اشتعال انگیز اور امن شکن بدزبانی کی۔ اس تقریر کے چند اقتباسات درج ذیل کر کے ہم حکام سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا وُہ سوئے ہوئے ہیں۔ اور نہیں دیکھتے۔ کہ کس بے باکی سے امن شکنی کی جا رہی ہے۔ احراری مولوی نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف کس قدر بدزبانی کی ہے۔ اور کس طرح احمدیوں کے قلب و جگر کو اس نے پاش پاش کر دیا ہے۔ اس کا اندازہ ذیل کے اقتباسات سے لگ سکتا ہے:-

آج تم دیکھ رہے ہو۔ کہ ایک انسان اپنے غرور و تکبر میں مخلوقِ الٰہی کو تکلیف دے رہا ہے۔ اللہ کو یہ توفیق ہے۔ کہ آسمان سے ایک بم اس کے سر پر گرائے۔ جس سے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ اللہ کو یہ توفیق ہے کہ وہ زمین کو حکم دے جس سے وہ کسی ایسی بلا میں گرفتار ہو جائے۔ جس کے نتیجہ میں دنیا سے تباہ ہو جائے لیکن اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہمانے تو مارا کرد گستاخ۔ میری ڈھیلیں انسان کو گستاخ کر دیتی ہیں لیکن یاد رکھو۔ ان بطش ربک لشدید دیر گیر و سخت گیرد۔ وہ فرماتا ہے۔ جب میں پکڑوں گا۔ تو سخت پکڑوں گا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ وھو الغفور الودود۔ خدا غفور ہے جس کی وجہ سے ڈھیل دی جا رہی ہے۔ ورنہ آج ہی پتھر پڑیں۔

پھر کہا خلیفہ قادیان کا موجودہ رویہ ایسا خطرناک ایسا شر انگیز اور ایسا فتنہ خیز ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ آگ کے شعلے ہیں۔ جو بھڑک رہے ہیں۔ ایک دن خلیفہ کی طرف سے کہا جائے گا۔ کہ اب بے شک احراریوں سے لڑو۔ یہ اشتعال ہے۔ جو اپنی جماعت کو دلایا جا رہا ہے۔ مگر اشتعال دجالی طریق پر دلایا جاتا ہے۔ اور امت کو عجیب طریق پر فساد کے لئے ابھارا جاتا ہے۔ جس وقت ہم پر حملہ ہو جائے گا۔ اس وقت دنیا دیکھ لے گی۔ کہ کیا ہوتا ہے۔ کسی لحاظ سے بھی ہماری طاقت ان سے کم نہیں:-

اس کے بعد محض احمدیوں کی دل آزاری کے لئے اپنے پاس سے ایک بات بنا کر کہا۔ آج ہی ایک دوست نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ ایک مرزائی نے اسے کہا تمہارے مولوی کا مونہہ تو فلاں چیز جیسا ہے۔ ایک گندی چیز کا نام اس نے لیا۔ اس نے کہا کہ اگر میں اس کے مقابلہ میں کہہ دوں۔ کہ تمہارے خلیفہ کا مونہہ فلاں چیز جیسا ہے۔ تو تمہارا کیا حال ہو۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ان کی جراٴت تو دیکھو چوہڑوں کو اپنی مدد کے لئے بلاتے ہیں۔ خود میدان میں نکلیں۔ تو لطف بھی آئے۔ پھر خواہ ماریں یا مریں۔ چوہڑوں کو ساتھ لانا کیا بہادری ہے۔ میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ خدا کی قسم یہ سودا انہیں مہنگا پڑے گا۔ اس کا اثر جو حکومت پر پڑے گا۔ وہ اسے بھی معلوم ہو جائیگا۔ نظام حکومت میں بھی خلل پڑے گا۔ اور مرزائیوں کو بھی امن سے زمین پر چلنا میسر نہیں آئے گا۔

غضب خدا کا یہ چند مٹھی بھر لوگ قادیان کے رائی خاں اور مالک بنے بیٹھے ہیں۔ اور اکڑ فوں کرتے پھرتے ہیں۔ مگر جلدی ہی انہیں پتہ لگ جائے گا۔ ابھی یہ حالت ہے۔ کہ خلیفہ سوتا ہے۔ تو موت کے خواب آتے ہیں۔ جاگتا ہے تو موت دکھائی دیتی ہے۔ چلتا پھرتا ہے۔ تو موت نظر آتی ہے۔ سوتا ہے تو کوٹھی کے گرد ۲۵-۲۵ آدمی پہرہ دیتے اور سات سات کتوں کا پہرہ ہوتا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے۔ کہ میں رسول خدا کا نائب ہوں۔ عمر جیسا خلیفہ ہوں کیا کبھی رسول خدا بھی ۲۵-۲۵ آدمیوں کا پہرہ لگاتے اور سات سات کتے رکھتے۔ مگر جس دن موت آئے گی اس دن انہی پچیس میں سے کوئی تجھے مار ڈالے گا۔ اور کوئی تجھے بچا نہ سکے گا۔

اب میں خلیفہ کی خواب سناتا ہوں۔ (الفضل سے خواب پڑھ کر سنایا۔ اور کہا بیوی ساتھ ہی رہی ہے۔ پھر بیوی صاحب کو کبڈی دکھانے کے لئے لے گئے۔ اس پر بہت تمسخر اور ہنسی اڑائی گئی۔) اس خواب کا مطلب یہ ہے۔ کہ خلیفہ کے ساتھ صرف بھائی اور ایک بیوی رہ جائے گی۔ باقی سب اس جماعت میں سے نکل کر اس کے مخالف ہو جائیں گے۔ خلیفہ اس وقت ایسی حالت میں ہے۔ کہ اس کا دماغی توازن درست نہیں۔ اس کا دماغ مختل ہو چکا ہے۔ اور وہ اپنے دشمنوں کو کھلی گالیاں دے رہا ہے۔ سنا ہے اس نے ہمیں کتا کہا ہے۔ اگر کوئی کہہ دے۔ کہ اگر ہم کتے ہیں تو آپ خنزیر تو پھر کیا ہو۔ یہ اپنی بے عزتی آپ کراتا ہے۔ انسپکٹر نذیر احمد سے بھی ہمیں شکایت ہے۔ اسے مرزائیوں کے گھر سے روٹی آ جاتی ہے۔ تو روٹی کھا کر کہہ دیتا ہے۔ کہ احراری لفنگے اور بدمعاش ہیں۔ اگر ہم روٹی دے دیتے۔ تو انسپکٹر صاحب کہہ دیتے۔ کہ مرزا محمود بدمعاش ہے۔ غرض خلیفہ کی اب یہ حالت ہے کہ وُہ اپنے مخالفوں کو کتا کہہ رہا ہے۔ مگر وہ یاد رکھے۔ ہم بھی اس کے مقابلہ میں عملی پروگرام بنائیں گے۔ اور میں باوجود سردی اور کمزوری کے ارد گرد کے تمام دیہات کا دورہ کر کے تنظیم کرنے والا ہوں۔ اور چند ہی دنوں تک وہ دن آنے والا ہو گا۔ پھر مرزا محمود کی امت جہاں جائے گی۔ جوتے ہی کھا کر آئے گی:-

احراریوں کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام کا اعلان

اخبار "احسان" اور "زمیندار" وغیرہ نے اپنے دروغگو نامہ نگاروں کی اطلاع کی بناء پر لکھا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے اجتماع کے موقعہ پر احراریوں کے جمعہ میں پندرہ ہزار کا اجتماع ہوا لیکن وہ جگہ جہاں جمعہ پڑھا تھا۔ علی حالہٖ اب بھی موجود ہے اور ہم ان لوگوں کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ آئیں۔ اور اس جگہ میں پندرہ ہزار چھوڑ دس ہزار آدمی ہی بٹھا کر دکھلائیں۔ چونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ یہ لوگ اپنی کانفرنس کے موقعہ پر بھی دس ہزار لوگوں کو جمع نہ کر سکے۔ حالانکہ اس کے لئے انہوں نے کئی ماہ سے کوشش شروع کر رکھی تھی۔ اور گاؤں بہ گاؤں پھر کر لوگوں کو جمع کرنے کی کوشش شروع کی تھی۔ تو اب انہیں بٹھا کر دکھانے کے لئے کہاں سے لائیں گے۔ اس لئے ہم یہ ذمہ داری بھی اپنے اوپر لیتے ہیں۔ دس ہزار آدمی ہم مہیا کر دینگے۔ وہ صرف اس جگہ میں انہیں بٹھا کر دکھا دیں۔ اور ایک ہزار نقد انعام لے لیں۔ اسی طرح لکھا گیا ہے۔ کہ ۱۱ جنوری بروز جمعہ بالنفد مستورات نے خوجوں والی مسجد میں نماز جمعہ ادا کی۔ حالانکہ اس مسجد میں بھی اتنی مستورات بیٹھ نہیں سکتیں بتایا گیا ہے کہ جلسہ کے ایام میں احراریوں کے پاس آنے والوں کی

احباب پورے جوش کے ساتھ تبلیغ کریں

احباب جماعت جلسہ سالانہ سے فارغ ہو کر اپنے اپنے علاقہ میں پہنچ چکے ہیں۔ لہذا اب نئی روح تازہ جوش اور اخلاص سے سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کا کام شروع کر دیا جائے یہ اللہ تعالیٰ کا احسان اور فضل ہے۔ کہ اس نے ہم کو زندگی کا ایک اور سال عطا فرمایا ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی قدر کرتے ہوئے اپنی تمام طاقتوں کو تبلیغ کے کام میں صرف کر دیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا یہ کلام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" ہماری زندگی میں ہی پورا ہو۔ اور خدا تعالیٰ کا یہ منشاء جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں درج فرمایا ہے۔ اس کا پورے طور سے ظہور ہو۔ کہ

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی تمام متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو۔ سب میرے بعد مل کر کام کرو"

احمدیت ایک صداقت ہے۔ جسے دنیا کے سامنے جرأت اور دلیری کے ساتھ پیش کرنا چاہیئے۔ اور یہ صداقت انشاء اللہ غالب رہے گی۔

صوبہ پنجاب میں تبلیغی تنظیم کے متعلق میں پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں۔ اگر کسی ضلع میں ابھی کسی وجہ سے تنظیم مکمل نہیں ہوئی۔ تو احباب جلد مکمل کر کے مجھے اطلاع دیں۔ ہر سکرٹری تبلیغ انسپکٹر تبلیغ اور نائب مہتمم تبلیغ اپنے اپنے علاقہ کی رپورٹ ماہوار دفتر میں بھیجے۔ اور یہ کام استقلال کے ساتھ جاری رکھا جائے۔ کیونکہ جیسا تبلیغ کرنا ضروری ہے۔ ویسا ہی ماہواری رپورٹ کا بھجوانا بھی ضروری ہے۔ مجھے امید ہے دوست ہوشیاری سے کام لیں گے۔ نائب مہتممان تبلیغ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں تنظیم مکمل کر کے کام باقاعدہ شروع کرا دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

احرار کے لٹریچر کے متعلق ضروری اعلان

تمام وہ احباب جنہوں نے اپنے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر احرار کو ٹریکٹ و اشتہار تقسیم کرتے دیکھا۔ براہ مہربانی جلد نظارت امور عامہ میں اطلاع دیں۔ کہ انہوں نے کس کس تاریخ اور کہاں کہاں احراریوں کو ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کرتے دیکھا۔

گمشدہ زیور کی تلاش

۱۲/۳۴-۳ کو قادیان میں ایک صاحب غلام حیدر منٹگمری کی بیوی کا سونے کا کلپ وزنی ایک تولہ محلہ دار العلوم قادیان سے ریلوے سٹیشن قادیان تک جاتے وقت گر گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملا ہو۔ تو وہ براہ مہربانی نظارت امور عامہ کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

اظہار الحق

مقدمہ بہاولپور میں مخالف مولویوں نے جماعت احمدیہ کو نعوذ باللہ خارج از اسلام ثابت کرنے کے لئے جو سات وجوہ تکفیر پیش کی تھیں۔ ان کی تردید میں مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے بحیثیت مختار مدعا علیہ جو مبسوط اور مدلل بیان دیا وہ اس نام سے کتابی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے۔ مخالفین کے تمام اعتراضات کا جواب نہایت عمدگی۔ خوبی اور تفصیل کے ساتھ اس کتاب میں دے دیا گیا ہے۔ اور ان اعتراضات کے رد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور ائمہ سلف کی کتابوں سے قریباً سات سو (۷۰۰) نہایت مفید اور ضروری حوالجات یکجا جمع کر دیئے گئے ہیں۔ پہلے باب میں اسلام اور ایمان کے موضوع پر بحث کر کے از روئے قرآن و حدیث و فقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معتقدات۔ اور بعض مستند ائمہ اور مشائخ کے اقوال سے جماعت احمدیہ کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

مختصر یہ ہے۔ کہ کتاب نہایت جامع اور مفید معلومات کا ذخیرہ ہے۔ کتابت۔ طباعت اور کاغذ سب کچھ عمدہ ہے قیمت عام کاغذ ۱۲/ اور اعلیٰ کاغذ ایک روپیہ ہے۔ احباب مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مولوی فاضل مجاہد منزل محلہ دار الرحمت قادیان سے طلب کریں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔

موضع دیال گڑھ کے احمدیوں پر شدید مظالم

موضع دیال گڑھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں چند دنوں سے مخالفین احمدیت نے وہاں کے غریب احمدیوں پر جو قلیل تعداد میں ہیں۔ سخت مظالم شروع کر رکھے ہیں۔ انہیں کنوؤں سے پانی لینے کی ممانعت کر رکھی ہے۔ دھوبیوں۔ نائیوں۔ موچیوں ماشکیوں۔ چوہڑوں وغیرہ کو منع کر دیا ہے کہ ان کا کوئی کام نہ کریں اور جو کریگا اسکو ۵ روپے جرمانہ کیا جائیگا۔ تمام دوکانداروں کو منع کر دیا گیا کہ کسی قسم کا سودا احمدیوں کو نہ دیا جائے۔ وہاں دو گھر احمدی ترکھانوں کے تھے۔ اب ان کے اجرت لینے کے دن قریب آئے تھے۔ لیکن ان کے متعلق تمام لوگوں کو منع کر دیا گیا ہے کہ ان سے کوئی زمیندار کام نہ کرائے۔ اور اجرت نہ دے۔ ایک احمدی کو ایک جگہ دے کر بیس سال کا عہد لکھا ہوا تھا اس نے اپنے خرچ سے وہاں مکانات تعمیر کر رکھے تھے۔ لیکن اب اسے بھی وہاں سے نکالا جا رہا ہے۔ اور بھی طرح طرح کی تکالیف پہنچائی جا رہی ہیں۔ اور اس شرارت کے بانی مبانی دو شخص کا ملازم بتائے جاتے ہیں۔ جو احراری فتنہ پردازوں کی انگیخت پر یہ سب کچھ کرا رہے ہیں۔ اسی طرح مسانیاں اور بہادر حسین میں بھی احمدیوں پر سخت تشدد ہو رہا ہے۔ حتیٰ کہ مسانیاں سے احمدیوں کو بھاگ کر جانیں بچانی پڑیں۔ ہم یہ حالات پیش کر کے توقع رکھتے ہیں۔ کہ ذمہ وار حکام فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ اور اس شرارت کا جلد از جلد سدباب کر کے پُرامن احمدیوں کو اس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔

ایک سکھ کی پولیس میں غلط رپورٹ

جماعت احمدیہ کے خلاف مفسدہ پرداز ان دنوں بہت سی جھوٹی خبروں کو اشاعت دے رہے ہیں۔ چنانچہ سنا گیا ہے۔ کہ کسی سکھ نے مقامی پولیس میں جا کر رپورٹ کی ہے۔ کہ کسی احمدی نے اسے کہا کہ باوا نانک علیہ الرحمت گائے کا گوشت استعمال کیا کرتے تھے۔ ہم پہلے بھی اسکی تردید کر چکے ہیں۔ کہ نہ احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ نہ ان کے کسی اخبار یا کسی کتاب میں کبھی ایسی بات لکھی گئی ہے۔ اب اس افواہ کی بھی ہم نے پوری پوری تحقیقات کی ہے۔ مگر جو بات بیان کی جاتی ہے۔ اسکی قطعاً تصدیق نہیں ہوتی۔ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ محض سکھوں کو ہمارے خلاف مشتعل کرنے کے لئے وضع کی گئی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سکھ ایسی من گھڑت باتوں پر اعتبار نہ کریں گے۔ بفرض محال اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ کسی احمدی نے ایسی کوئی بات کہی تو بھی اسکی ذمہ واری ساری جماعت

خریداران الفضل جن کو وی پی ہوگی

مندرجہ ذیل فہرست ان خریداران الفضل کی ہے۔ جن کا چندہ ۱۶ جنوری ۱۹۳۵ء سے ۱۵ فروری ۱۹۳۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر یہ اصحاب اپنا اپنا چندہ بھجوا دیں۔ ورنہ فروری کے پہلے ہفتے ان کے نام وی پی جاری ہوں گے۔ مینیجر

نمبر خریداری — نام

۴۴ مرزا برکت علی صاحب
۱۳۹ حکیم محمد قاسم صاحب
۱۶۱ پیر حاجی احمد صاحب
۱۹۶ ڈاکٹر محمد صدیق صاحب
۲۴۴ محمد احسان الحق صاحب
۲۶۵ چوہدری غلام محمد صاحب
۲۹۴ ای کویا کٹی
۶۷۸ سید غلام صفدر صاحب
۸۱۷ سید فخر الاسلام صاحب
۹۲۷ بابو عبید اللہ صاحب
۱۰۵۴ حاجی ایم نظیر صاحب
۱۶۰۶ ڈاکٹر محمد سعید صاحب
۱۶۷۱ عبد الغفار صاحب
۱۶۹۱ مولوی غلام رسول صاحب
۱۷۱۷ چوہدری بشارت علی خانصاحب
۱۷۹۴ کریم اللہ صاحب
۲۰۰۲ میاں نصیر الدین صاحب
۲۷۲۳ چوہدری اللہ دتا صاحب
۲۷۸۸ چوہدری فضل احمد صاحب
۲۹۹۴ ابو اصغر محمد رفیق صاحب
۳۲۱۵ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب
۳۳۲۷ غلام قادر بخش صاحب
۳۳۹۹ صوفی فضل الہی صاحب
۳۶۸۳ چوہدری نعمت خانصاحب
۳۷۵۹ شمس الدین صاحب
۳۹۷۱ محمد میاں صاحب
۴۰۱۱ شیخ محمد کرم الہی صاحب
۴۱۹۳ ڈاکٹر مطلوب خان صاحب
۴۲۴۳ منشی کریم بخش صاحب
۴۵۵۳ خانصاحب نعمت خانصاحب
۴۷۰۶ چوہدری محمد حسین صاحب
۴۸۰۰ ڈاکٹر عبد الوحید صاحب
۴۸۲۹ محمد حسین صاحب
۴۸۶۰ امام بخش صاحب
۵۱۹۱ شیر محمد خان صاحب
۵۲۱۴ بابو اعراف اللہ صاحب
۵۲۳۰ چوہدری سردار خانصاحب
۵۲۸۸ محمد الدین صاحب
۵۶۰۳ ملاں کرم الہی صاحب
۵۸۳۹ بابو محمد خان صاحب
۶۲۱۱ عبد القیوم صاحب
۶۲۴۳ محمد شفیع صاحب
۶۳۲۱ بابو محمد عالم صاحب
۶۳۸۲ مرزا غلام حیدر صاحب
۶۴۲۶ چوہدری غلام محمد صاحب
۶۴۷۲ اے جی نام صاحب
۶۷۲۶ حبیب الرحمن صاحب
۶۸۸۰ محمد الیاس صاحب
۶۸۸۱ بابو کرامت اللہ صاحب
۱۹۶۱ بشارت احمد صاحب
۷۰۲۱ چوہدری فضل احمد صاحب
۷۱۲۸ غلام رسول صاحب
۷۲۴۰ چوہدری سردار احمد صاحب
۷۲۵۷ بنت ڈاکٹر احمد خان صاحب
۷۲۸۵ سلطان احمد صاحب
۷۴۳۹ صلاح الدین خالد
۷۶۲۹ محمد یعقوب صاحب
۷۷۶۸ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب
۷۹۱۱ مستری محبوب عالم صاحب
۷۹۱۷ چوہدری غلام حسین صاحب
۷۹۲۰ مخدوم محمد افضل صاحب
۷۹۸۰ شیخ محمد عبد اللہ صاحب
۸۰۴۲ محمد لطفی صاحب
۸۰۷۵ رشید احمد صاحب
۸۱۶۵ بابو غلام محمد صاحب
۸۲۸۶ محمد بخش صاحب
۸۳۱۳ حاجی محمد صدیق صاحب
۸۳۲۷ حکیم میر سعادت علی صاحب
۸۳۳۰ محمد الدین صاحب
۸۳۳۴ فضل الرحمن صاحب
۸۳۴۹ کریم بخش صاحب
۸۳۵۳ ماسٹر کالے خان صاحب
۸۳۸۵ بابو مہر علی صاحب
۸۴۵۸ سید مقصود علی شاہ صاحب
۸۴۷۲ ملک کرم الہی صاحب
۸۴۹۵ مرزا محمد شفیع صاحب
۸۵۳۰ محمد جعفر صاحب
۸۵۹۵ فقیر اللہ صاحب
۸۵۹۷ سید فرزند علی صاحب
۸۶۴۳ محمد اکبر صاحب
۸۶۴۶ بابو ممتاز علی صاحب
۸۶۶۳ غلام یسین صاحب
۸۷۲۹ رحمت خان صاحب
۸۷۴۴ محمد صدیق صاحب
۸۷۷۵ عباس علی شاہ صاحب
۸۸۴۶ فیاض الدین احمد صاحب
۸۸۶۱ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۸۶۴ چوہدری علی احمد صاحب
۸۸۷۰ اللہ دتا صاحب
۸۸۸۷ چوہدری عاشق محمد خانصاحب
۸۸۹۰ محمد شفیع خان صاحب
۸۸۹۴ ایم عبد العزیز صاحب
۹۰۴۸ منشی غلام محی الدین صاحب
۹۰۶۱ محمد ابراہیم صاحب
۹۰۷۷ سید حسام الدین صاحب
۹۰۹۴ ایچ ایم محمد حیات صاحب
۹۱۱۰ محمد لطیف صاحب
۹۱۵۷ شیخ محمود حسین صاحب
۹۱۵۸ سیٹھ خیر الدین صاحب
۹۱۶۱ حسین بخش صاحب
۹۱۷۴ شیخ عبد الغنی صاحب
۹۱۷۵ میاں ناصر علی صاحب
۹۱۷۸ سید شمس الحق صاحب
۹۲۲۶ حاجی محمد صاحب
۹۲۴۷ بابو عطا محمد صاحب
۹۲۸۴ محمود احمد شاہ صاحب
۹۲۹۴ میاں محمد اسمٰعیل صاحب
۹۳۰۵ عبد القیوم صاحب
۹۳۰۹ قمر الدین صاحب
۹۳۱۰ شیخ احمد صاحب
۹۳۳۴ منشی عبد اللہ خانصاحب
۹۳۵۱ شکر الہی صاحب
۹۳۸۰ پیر جی عبد الحمید صاحب
۹۳۸۳ محمد احمد صاحب
۹۴۲۱ احمد جان صاحب
۹۴۳۲ پیر بخش صاحب
۹۴۳۵ شیخ محمد اسحٰق صاحب
۹۴۴۳ محمد صاحب حکیم
۹۴۴۵ چوہدری برکت علی صاحب
۹۴۵۲ بابو غلام قادر صاحب
۹۴۷۵ محمدی بیگم صاحبہ
۹۵۲۵ مسٹر کے دین صاحب
۹۵۲۸ ملک نبی محمد صاحب
۹۵۳۲ رشید احمد صاحب
۹۵۴۵ شیخ فیروز الدین صاحب
۹۵۹۸ سید تاج حسین صاحب
۹۶۰۹ بابو محمود احمد ناصر
۹۶۱۵ ڈاکٹر عطا محمد صاحب
۹۶۲۱ شیر محمد خان صاحب
۹۶۳۲ محمد یعقوب خان صاحب
۹۶۵۳ حافظ فیض احمد صاحب
۹۶۵۵ فضل حق خان صاحب
۹۶۶۴ حوالدار جھنڈے خان صاحب
۹۶۶۹ بر دوکان میاں اللہ دتا صاحب
۹۶۸۳ سید محمد شاہ صاحب
۹۶۸۴ ملک عزیز محمد صاحب
۹۷۴۲ فقیر اللہ صاحب
۹۷۴۴ عبد اللہ صاحب
۹۸۰۳ سید رسول شاہ صاحب
۹۸۴۹ نبی بخش صاحب
۹۸۵۶ رشید محمد خان صاحب
۹۸۸۱ صوفی علی محمد صاحب
۹۸۹۳ کرم الدین صاحب
۹۹۰۰ قاضی عبد الحق صاحب
۹۹۰۵ ایس کے عبد الرزاق صاحب
۹۹۱۰ محمد الدین صاحب
۹۹۱۵ میر عبد اللہ خان صاحب
۹۹۱۶ چوہدری محمد انوار حسین صاحب
۹۹۱۸ فیروز محمد صاحب
۹۹۲۳ سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۲۶ خواجہ محمد صدیق صاحب
۹۹۲۹ بابو عبد الغنی صاحب
۹۹۴۱ غلام قادر صاحب
۹۹۵۹ مولوی قمر الدین صاحب
۱۰۰۲۳ مراد بیگ صاحب
۱۰۰۲۴ سید سردار علی صاحب
۱۰۰۴۱ شیخ صدیق احمد خان صاحب
۱۰۰۶۱ شاہ شکیل احمد صاحب
۱۰۰۶۴ منشی محمد علی صاحب
۱۰۰۶۷ ایس گلزار محمد صاحب
۱۰۱۵۸ اللہ دتہ صاحب
۱۰۱۶۰ خان بہادر سردار عطا محمد صاحب
۱۰۱۶۳ سید محمد حسین صاحب
۱۰۱۶۶ سید امجد علی صاحب
۱۰۱۶۹ خان بہادر شیخ دین محمد صاحب
۱۰۱۷۰ چوہدری محمد خان صاحب
۱۰۱۷۶ سردار امین اللہ خان صاحب
۱۰۱۷۷ پریذیڈنٹ صاحب احمدی انجمن
۱۰۱۸۱ خورشید احمد صاحب
۱۰۱۸۳ چوہدری احمد علی صاحب
۱۰۱۸۴ چوہدری شریف احمد صاحب
۱۰۱۸۷ بشیر الدین احمد صاحب
۱۰۱۹۰ میاں نصیر الدین صاحب
۱۰۱۹۳ ڈاکٹر اے اے بشیری
۱۰۱۹۴ مبارک احمد صاحب
۱۰۱۹۵ ماسٹر عبد الرحمن صاحب
۱۰۱۹۷ چوہدری محمد حسین صاحب
۱۰۱۹۸ چوہدری فتح محمد صاحب
۱۰۲۰۱ مولوی احمد اللہ صاحب
۱۰۲۰۵ محمد عبد العزیز صاحب
۱۰۲۰۶ چوہدری محمد سعید صاحب
۱۰۲۰۷ شیخ محمد خورشید صاحب
۱۰۲۲۱ فضل احمد صاحب
۱۰۲۲۸ عبد الرحیم صاحب
۱۰۲۵۷ سید اللہ دتا شاہ صاحب
۱۰۲۵۸ عطا محمد صاحب
۱۰۲۷۲ محمد صادق صاحب
۱۰۲۸۶ شیخ فتح محمد صاحب
۱۰۲۸۸ انشاء اللہ صاحب
۱۰۲۸۹ غلام مولا خادم صاحب
۱۰۳۰۹ سید دین حسن صاحب
۱۰۳۱۴ محمد اسحٰق علی خان صاحب
۱۰۳۴۲ ایم ایل ماریجر
۱۰۳۸۲ غلام رسول صاحب
۱۰۳۸۳ اے الیف خان
۱۰۳۸۸ سید وصی علی صاحب
۱۰۳۸۹ عبد الحمید صاحب
۱۰۳۹۱ شیخ عبد العزیز صاحب
۱۰۳۹۴ سیکرٹری صاحب
۱۰۴۰۰ فضل الہی خان صاحب
۱۰۴۰۱ محمد لال بیگ صاحب
۱۰۴۰۴ نیاز الدین صاحب
۱۰۴۰۵ مہر الدین صاحب
۱۰۴۰۶ راجہ اللہ داد خانصاحب
۱۰۴۱۱ اے اے مستری صاحب
۱۰۴۱۴ پیر محمد شاہ صاحب
۱۰۴۱۵ شیخ عبد الرحمن صاحب
۱۰۴۱۶ محمد آمین فضل الرحمن صاحب
۱۰۴۱۷ نصر اللہ خان صاحب
۱۰۴۱۸ ایم ظہور الدین صاحب
۱۰۴۲۲ محمد اسماعیل صاحب
۱۰۴۳۳ ولی ساتھر صاحب
۱۰۴۳۶ عبد السلام صاحب
۱۰۴۷۰ مسعودہ خاتون صاحبہ
۱۰۴۷۶ حافظ مبین الحق صاحب
۱۰۴۹۶ مستری اللہ رکھا صاحب
۱۰۵۰۷ فضل محمود صاحب

(باقی بر صفحہ ۱۵ کالم اول)

حقیقۃ الوحی یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور تصنیف ایک سال سے ختم ہو چکی تھی جسے اب تیسری بار بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا گیا۔ پہلے اس ضخیم کتاب کی قیمت بلا جلد پانچ روپے تھی مگر اب اس کی قیمت صرف تین روپے لی جائے گی۔ تاکہ ہر ایک دوست آسانی کے ساتھ خرید کر دوسروں کو بھی پڑھوا سکے ؛

استفتاء عربی یہ حقیقۃ الوحی کا عربی ضمیمہ الگ بھی چھپوایا گیا ہے۔ تاکہ دوست عربی خواں لوگوں کو سلسلہ کی اصل تعلیم سے واقف کرنے کے لئے پڑھوائیں کاغذ لکھائی۔ چھپائی اعلےٰ حجم ۹۲ صفحے مگر قیمت صرف ۶/

درثمین فارسی یہ حقائق و معارف سے لبریز منظوم کلام اس قابل ہے۔ کہ احباب جماعت اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر غیر احمدیوں میں تقسیم کریں۔ تاکہ انہیں معلوم ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت کس قدر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور کس والہانہ انداز میں آپ نے اپنے آقا کی مدح و ثناء کی ہے۔ پہلے اس کی قیمت بارہ آنہ تھی۔ مگر عام اشاعت کی خاطر اب قسم اول مجلد کی قیمت ۸/ اور غیر مجلد کی ۶/ اور قسم دوم مجلد کی ۴/ اور بلا جلد کی ۳/ رکھی ہے۔ تاکہ دوست اس کی خاطر خواہ اشاعت کر سکیں۔

مسیح ہندوستان میں یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نہایت ہی محققانہ تصنیف ہے۔ جو عرصہ سے ختم تھی۔ اب دوستوں کے اصرار پر تیسری بار اعلےٰ کاغذ عمدہ لکھائی اور بہترین طباعت کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ اور قیمت صرف ۱۰/ رکھی گئی ہے۔ توقع ہے کہ دوست اس کی بھی اشاعت میں دل کھول کر حصہ لیں گے۔

نشان آسمانی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تصنیف بھی سالہا سال سے ختم تھی جسے اب چھٹی بار چھپوایا گیا ہے۔ اور عام اشاعت کی خاطر اس کی قیمت بھی ۲/ رکھی گئی ہے ؛

عربی اردو لغات یہ بڑی تقطیع کے ہزار صفحوں کی کتاب قرآن کریم کو باترجمہ پڑھنے میں بہترین معاون ہو سکتی ہے۔ جو دوست قرآن کریم اور عربی زبان تھوڑے وقت میں سیکھنے کے متمنی ہوں۔ وہ اسے ضرور خریدیں اور پڑھیں باوجود اس کے کہ کتاب مجلد ہے۔ سائز بڑا ہے۔ اور ہزارہا الفاظ کا مجموعہ ہے۔ مگر اس پر بھی قیمت صرف چار روپے رکھی گئی ہے تاکہ ہر شخص سہولت سے خرید کر اس سے فائدہ اٹھا سکے ؛

چشمۂ عرفان یہ سید حبیب ایڈیٹر سیاست کی کتاب تحریک قادیان کا نہایت ہی مدلل اور مفصل جواب ہے یہ سلسلہ احمدیہ کے دو مشہور عالموں نے لکھا ہے۔ اور ہر ایک اعتراض پر نہایت جامع بحث کی گئی ہے۔ جس سے تھوڑی سی استعداد کا آدمی بھی اپنے اندر اتنی طاقت محسوس کرے گا۔ کہ وہ بڑے بڑے غیر احمدی مولوی کا مونہہ بند کر سکے۔ اور باوجود اس کے کہ سائز بڑا ہے۔ حجم سوا پانچ سو صفحہ ہے۔ اور کاغذ ولائتی لکھائی چھپائی عمدہ مگر قیمت برائے نام یعنے صرف ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔ امید ہے کہ دوست اس کتاب کو غیر احمدیوں میں کثرت سے پھیلائینگے

ہمارا مذہب پروفیسر الیاس برنی صاحب حیدر آبادی نے گذشتہ سال ایک رسالہ قادیانی مذہب شائع کر کے ملک کے تعلیم یافتہ طبقہ میں جماعت احمدیہ اور اس کے عقائد کو غلط اور گمراہ کن طریق سے پیش کر کے مخالفت کا بازار گرم کیا تھا جس کا قرار واقعی۔ حقیقی اور مکمل جواب مولانا مولوی علی محمد صاحب اجمیری مولوی فاضل نے لکھا ہے۔ جو ہر مذہبی مذاق رکھنے والے کے لئے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ کتاب ۲۰×۳۰/۸ سائز پر چھپی ہے۔ اور اس کا حجم چار سو صفحہ سے زیادہ ہے۔ مگر قیمت قسم اول ۱۲/ قسم دوم ۸/ رکھی گئی ہے امید ہے کہ دوست اسے بھی خرید کر دوسروں تک پہنچائیں گے۔ اس میں پروفیسر صاحب کی صرف اس کتاب کے پہلے اور دوسرے ایڈیشن کا ہی جواب نہیں۔ بلکہ ان کے باقی رسائل کا بھی ساتھ ہی جواب دے دیا گیا ہے۔

ابنائے فارس انگریزی یہ انگریزی رسالہ صوفی عبدالقدیر صاحب بی-اے نے مرتب کیا۔ جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی مناسب اصلاح و ترمیم کے بعد نہایت عمدہ صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندانی حالات آپ کے گورنمنٹ سے خوشگوار تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے بہت سے برٹش حکام کی کافی تعداد میں چٹھیاں بھی شائع کی گئی ہیں۔ جو انہوں نے سلسلہ احمدیہ کی امن پسندی اور وفاداری کے متعلق لکھی تھیں۔ چونکہ آج کل دشمنان سلسلہ حکام کو بھی جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں ہمارے خلاف طرح طرح کی غلط فہمیاں پیدا کر رہے ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ یہ رسالہ خرید کر اپنے اپنے ہاں کے انگریزی آفیسروں کو تحفۃً دیں۔ اور ان غلط فہمیوں کے ازالہ کا باعث ہوں۔ جو ان کے دلوں میں پیدا کی جا رہی ہیں۔ حجم صفحہ کاغذ۔ اعلیٰ نہایت عمدہ چھپوائی بہترین اور کاغذ موزوں ہونے پر بھی قیمت صرف ۵/ رکھی گئی ہے تاکہ دوست زیادہ سے زیادہ نسخے خرید کر برٹش حکام تک اسے آسانی کے ساتھ پہنچا سکیں

"مرتبۂ احادیث" انگریزی یہ مکرمی مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے مبلغ انگلستان کی انگریزی زبان میں تازہ تصنیف ہے جس پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی نظر ثانی کروا کر بکڈپو نے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے اس محققانہ تصنیف میں احادیث کے متعلق سیر کن بحث فرمائی گئی ہے اور احادیث کا مرتبہ انکی ضرورت ان کا فائدہ۔ اور ان کے ذریعہ جو دنیا کا بھلا ہوا۔ اس کے متعلق نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا گیا ہے احادیث کا بہترین انتخاب بھی اس میں دیا گیا ہے اسلام کے نام لیواؤں کو چاہیئے کہ اس علمی اور تبلیغی کتاب کی انگریزی دان طبقہ میں اچھی طرح اشاعت کریں اس کا غذ لکھائی۔ چھپائی بہترین اور حجم ... ہونے پر بھی قیمت صرف ۸/ ہے

نوٹ :- ان کے علاوہ احمدیہ پاکٹ بک مرتبہ خادم صاحب (۱۲/) قرآن کریم مترجم (۳/) اسمہ احمد (۲/) وغیرہ نئی اور پرانی کتب بھی ہمارے پاس موجود ہیں۔ منگوائیے اور فائدہ اٹھائیے

ملنے کا پتہ۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء

نمبر ۸۸ جلد ۲۲

احباب کو ضروری اطلاع

بہت بڑا رعایتی اعلان

میعاد بجائے ۱۵ جنوری تک کے یکم فروری ۱۹۳۵ء تک کردی گئی ہے

قرآن کریم مترجم بطرز آسان

بڑی تقطیع پر جلی قلم

جنکو احباب نے جلسہ پر بچشم خود دیکھ پڑھ کر پسند کرکے بکثرت خریدا ہے۔ اور جس کے متعلق حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
میاں فخر الدین صاحب ملتانی مالک کتاب گھر قادیان نے اس سال ایک مترجم قرآن شریف شائع کیا ہے میں نے اس قرآن شریف کو دیکھا ہے۔ بلکہ آج کل اسی کا ایک نسخہ میرے زیر مطالعہ رہتا ہے۔ اس قرآن شریف کی کتابت اور چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ اور دلکش ہیں۔ اور کتابت کے طریق میں یہ اصول مدنظر رکھا گیا ہے کہ ایک مبتدی کے پڑھنے میں بھی آسانی ہے۔ ترجمہ بھی صاف اور عمدہ ہے مجھے میاں فخر الدین صاحب کی اس کوشش کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین۔"

مرزا بشیر احمد ۵-۱۲-۳۴

باوجود اسقدر مقبولیت عامہ و خاصہ کے قیمت بجائے زیادہ کرنے کے یکم فروری ۱۹۳۵ء تک بجائے چار روپیہ کے ساڑھے تین روپیہ کردی گئی ہے۔ اور تین عدد کے خریدار سے نو روپیہ آٹھ آنہ اور چھ عدد کے خریدار سے اٹھارہ روپے لئے جاویں گے۔ محصولڈاک بہرحال بذمہ خریدار۔ احباب جلد منگالیں۔

حمائل شریف مترجم بطرز آسان تقطیع کلاں اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۲ار

درس القرآن از حضرت خلیفہ اول رضؓ اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۲ار

دونوں یکجائی کے خریدار سے صرف تین روپے لئے جاوینگے

کلید قرآن مع لغات القرآن جیبی ... پر اصل عہ رعایتی صرف ۱ار

حمائل شریف معرا بطرز آسان مجلد سنہری بٹن دار اصل قیمت ایک روپیہ رعایتی صرف آٹھ آنے

حمائل شریف جیبی خورد اصل قیمت ۱۲ار رعایتی ۵ر

حیدر آبادی تفسیری نوٹ ترجمہ از حضرت خلیفہ اول رضؓ و حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم اصل قیمت تین روپے رعایتی صرف دو روپے۔

دو ترجموں والا پارہ اول ایک تفسیری دوسرا لفظی ترجمہ ار

یعنی جو دوست حضرت مسیح موعود حضرت خلیفہ اول رضؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی مندرجہ ذیل رعایتی فہرست میں سے دس روپیہ کی رعایتی قیمت کی کتب خریدیں گے۔ ان کو دو روپیہ کی رعایتی متفرق کتب میں سے حسب پسند کتب اور دی جاویں گی۔ چاہیئے کہ احباب اس ڈبل رعایت سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ اور ان رعایتی سٹوں کو حاصل کریں۔

کتب حضرت مسیح موعودؑ

نام
لجۃ النور عربی مترجم اردو
سناتن دھرم
قادیان کے آریہ اور ہم
نور الحق عربی مترجم
درثمین عربی مترجم اردو
بحر العرفان قبولیت دعا پر
تفسیر سورۃ والعصر
چشمہ صداقت
زندہ مذہب و زندہ نبی
تصدیق النبی
اسلامی اصول کی فلاسفی
" " گورمکھی ترجمہ
" " ہندی "
مکتوبات مسیح موعود
تفسیر خزینۃ القرآن از ۷ پارہ تا ۲۶ پارہ
رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب مکمل
اصلاح خاتون
خطبہ عید الفطر
کلمہ طیبہ پر تقریر
درمکنون فارسی نظمیں
مکتوب بنام سر سید
دینیات احمدیہ
عقائد احمدیہ

نام
محسن اعظم
" انگریزی
حقیقۃ الامر
چشمہ توحید

متفرق نادر تصانیف

نام
مکمل ریویو براہین احمدیہ
نور ہدایت
آئینہ اسلام
آئینہ سماج
یوگ درشن
شہادت لیکھرام
رد تناسخ
گوشت خوری
چشمہ ہدایت
برگزیدہ رسول
حربہ تکفیر
حجۃ البالغہ وفات مسیح پر مکمل رسالہ
انذاری پیشگوئی
تائید حق
تحفۃ النصاریٰ رد عیسائیت میں جامع کتاب
مباحثہ شیعہ سنی
مسیح موعود تبلیغی رسالہ
معین المبلغین
فلسفہ فلاسفر
احمدیہ جوبلی
مباحثہ مالابار
اسلام و دیگر مذاہب لیکچر حضرت حافظ صاحب مرحوم
انسان کامل
رسول مقبول ؐ
حقیقۃ الجنون اعتراض مراق کا زبردست جواب

نام
صبر کا اجر حصہ دوم
پنجاب کی سوغات
اسباق الاخلاق
نرالی سہیلی
میٹھی لوری
اتالیق

پنجابی کتب

نام
احمد مہدی
گلزار مہدی
چرخہ احمدی
نشان مہدی
ڈھولا احمدی
مسدس وفات مسیح
جھوک مہدی
سچ بیان
جھوک مہدی

ٹریکٹ تبلیغی

نام
محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم فی سینکڑہ
اولوالعزم نبی فی سینکڑہ
زندہ نبی فی سینکڑہ
شہادت لیکھرام فی سینکڑہ
مسئلہ نبوت تردید پیغام فی سینکڑہ
مسئلہ کفر و اسلام
ٹریکٹ تردید آریہ میں فی سینکڑہ
ایک ہمدردانہ خط فی سینکڑہ
اکیس ہزاری انعامی چیلنج فی سینکڑہ

عورتوں اور بچوں کے مطالعہ کے لئے دلچسپ لٹریچر

نام
انوکھی استانی حصہ اول
" " دوم
صبر کا اجر حصہ اول

تصانیف حضرت خلیفہ اول رضؓ

نام
فصل الخطاب ہر دو حصہ
ابطال الوہیت مسیح
حیات نور الدین مجلد

تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

نام
اختلافات کا آغاز
پیغام آسمانی
سیاسی لیکچر
ہندو مسلم اتحاد پر لیکچر
سیرت النبی

سال نو کے نئے تحفے

مکمل تبلیغی پاکٹ بک

جلسہ کے موقع پر افسوس ہے کہ جلد بندی نہ ہوسکنے کے باعث بیسیوں احباب یہ نادر اور مقبول عام تحفہ حاصل نہ کرسکے۔ کیونکہ ایک تو پاکٹ بک کی تیاری دیر سے ہوئی۔ دوسرے جلسہ کے موقعہ پر اسکی خریداری اندازہ سے بڑھ گئی۔ اب کافی تعداد میں مجلد تیار کرائی گئی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ فوراً آرڈر بھیج کر منگالیں کہیں پھر نایاب ہونیکی وجہ سے دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔

پاکٹ بک کی اب تعریف یا تعارف کرانا تحصیل حاصل ہے۔ احباب اسکے فوائد اور خوبیوں سے کافی واقف ہیں ہر مبلغ، مناظرہ اور تبلیغ میں اسوقت صرف یہی اور یہی پاکٹ بک ہی کامل حربہ اور وفادار ہتھیار ہے۔ ہزار کتاب کی ایک کتاب ہے۔ تمام مذاہب کے متعلق بالعموم اور احمدیت کے متعلق بالخصوص ہر پہلو سے جامع و مانع ذخیرہ موجود ہے پہلے سے دو سو صفحات زائد کئے گئے ہیں قیمت صرف عہر قسم دوم عہ قسم اول مجلد مرا کو عہ ہر احمدی کے جیب میں یہ پاکٹ بک ضرور ہر وقت موجود رہنی چاہیئے۔

بستان احمد

مع چھ عدد فوٹو

جو مندرجہ ذیل تین قیمتی جواہرات کا مجموعہ ہے

درثمین اردو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو نظموں کا مجموعہ قیمت ۱ہ مجلد ر

کلام محمود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی اردو نظموں کا مجموعہ قیمت ۵ر مجلد آٹھ آنے

گلدستہ عرفان حضرت مرزا بشیر احمد و مرزا شریف احمد صاحبان و حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی عرفان بھری نظموں کا مجموعہ قیمت صرف دو آنے

ان تینوں جواہرات کو ایک ہی لڑی میں پرو کر اسکا نام بستان احمد رکھا گیا ہے۔ قیمت مجلد ۱۲ار

سیرت مسیح موعودؑ مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت قسم اول ۲ر قسم دوم ار

ولادت مسیح بن باپ غیر مبایعین کی تردید میں لاجواب اور مسکت رسالہ ۲ر حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اس موضوع پر جمع کردی گئی ہیں

رسالہ ختم نبوت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اس موضوع پر جمع کی گئی ہیں قیمت ار

ثناء اللہ کا آخری فیصلہ۔ اس میں وہ کچھ جمع ہے۔ جو ثناء اللہ چھپانا چاہتا ہے۔ قیمت فی سینکڑہ ۸ر

کتاب گھر قادیان

حیرت انگیز رعایت — محض دوستوں کے تقاضہ پر

جو لوگ اپنے خطوط ۲۸، ۲۹ و ۳۰ جنوری ۱۹۳۵ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے پر ملیگی

اب کی دفعہ کارخانہ کا منشا غیر معمولی رعایت دینے کا نہ تھا کیونکہ اس غیر معمولی رعایت دینے پر کارخانہ کا اپنا خرچ بھی پورا نہیں ہوتا مگر سالانہ جلسہ پر بعض دوستوں نے بہت زور دیا لہذا دوستوں کے اس اشد تقاضہ پر یہ غیر معمولی رعایت دی جا رہی ہے۔ اس لئے اب آپ صاحبان کو اس سنہری موقع سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے ورنہ بعد میں کف افسوس ملنے پڑینگے کیونکہ پھر جلد کوئی رعایت کا موقع نہ رہے گا۔

موتی سرمہ جو امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیابند غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپ کو بھی یہی سرمہ استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت ہی مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کے دور کرنے کیلئے بھی بے نظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم

اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نہایت مسرت اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپکو یہ لکھ رہا ہوں کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لے کر بھیجدی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا۔ میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے کہ میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی۔ الحمد للہ! اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت، جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کر دیں۔"

شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت خوشی ہوئی اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر بے نظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچا لیا۔ اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزاء شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ، کستوری، عنبر، یوسمین وغیرہ اس کے فوائد کے کیا کہنے؟ ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بے چینی، سستی اور اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک بیس روپے نصف قیمت دس روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی ایک مریض جس کی عمر چالیس سال سے متجاوز ہو چکی تھی اور جس کو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایکمرتبہ ضرور تجربہ فرمایئے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ در گور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کے لئے کافی ہے۔ قیمت ایک روپیہ نصف قیمت آٹھ آنے۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرے میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر۔ اس کے ایک قطرے کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے سر کے درد، پسلی کے درد، گنٹھیا کے درد، عرق النسا کے درد قولنج کے درد، جگر کے درد، گھٹنوں کے درد، غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور، جلے ہوئے آبلوں، لو، بخار، ہیضہ، بدہضمی کیلئے تریاق۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ، جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے بے چینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں ۱۵ تولہ دوا ہے۔ قیمت پانچ روپے۔ نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، بادگولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا، اسہال، زیرباد، کھانسی دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے نصف ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اوّل تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض مرض بیماریوں کی ماں ہے، ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اسقدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آ جاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ انکا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے، ایک سو گولی کی قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے، پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دینگی۔ قیمت یکصد گولی دو روپیہ نصف ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

مچھر پروف

جس کی بو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے نصف قیمت دس آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان دارالامان، ضلع گورداسپور (پنجاب)

۱۰۵۱۰	المیہ صاحبہ چوہدری محمد نذیر خان صاحب	۱۰۵۶۵	نند سنگھ صاحب
		۱۰۵۶۶	رحمت علی صاحب
۱۰۵۱۲	شیخ محمد ابراہیم صاحب	۱۰۵۷۳	غلام احمد صاحب
۱۰۵۱۷	چوہدری عزیز حسین صاحب	۱۰۵۷۴	محمد عرفان صاحب
۱۰۵۲۰	محمد سعید صاحب	۱۰۵۷۷	ایم مظفر احمد صاحب
۱۰۵۲۳	استری شہاب الدین صاحب	۱۰۵۷۸	چوہدری عبد اللہ خان صاحب
۱۰۵۲۶	سید اصغر شاہ صاحب	۱۰۵۹۳	قریشی کریم بخش صاحب
۱۰۵۲۷	سید محمود صاحب	۱۰۵۹۴	میر محمد و مظہر قیوم صاحب
۱۰۵۳۳	چوہدری محمد علی صاحب	۱۰۵۹۶	شیخ جلال الدین صاحب
۱۰۵۳۵	قریشی احمد شفیع صاحب	۱۰۶۰۰	میر مرید احمد خان صاحب
۱۰۵۳۶	استری غلام نبی صاحب	۱۰۶۱۸	میاں نبی بخش صاحب
۱۰۵۴۰	بابو عبد الکریم صاحب	۱۰۶۲۱	چوہدری فتح محمد صاحب
۱۰۵۴۲	اسراج الدین صاحب	۱۰۶۲۲	مولوی عبد اللطیف صاحب
۱۰۵۴۳	محکم الدین صاحب	۱۰۶۲۸	مرزا عبد اللطیف صاحب
۱۰۵۴۵	چوہدری عبد الحکیم صاحب	۱۰۶۳۰	محمد رمضان صاحب
۱۰۵۵۵	محمد ثناء اللہ خان صاحب	۱۰۶۵۹	سید نذر علی شاہ صاحب
۱۰۵۵۶	عبد القادر صاحب	۱۰۷۰۲	چوہدری کرم الٰہی صاحب
۱۰۵۵۹	سید محمد عبد الحمید صاحب	۱۰۷۲۰	قاضی محمود الحسن صاحب
۱۰۵۶۱	اساد الدین احمد صاحب	۱۰۵۴۶	سید محمد محسن صاحب

تقریظات بر کلیات طب جدید

تقریظ اول از جناب حکیم سید ظفریاب علی صاحب حاذق الملک لاہور

کلیات طب جدید کے جستہ جستہ مقامات کو بنظر غائر دیکھنے پر میں اپنے معزز دوست جناب حکیم احمد الدین صاحب مدیر تبصرۃ الاطباء کو اس کتاب کی تصنیف پر مبارکباد دیتا ہوں۔ طبی دنیا کی اس قابل قدر ہستی نے اپنے خصوصی طریقہ بیان میں اس کتاب کو خاص نظریات طبی کا حامل بنا دیا ہے۔ اس میں جس طرز سے تمام طبوں۔ ویدک۔ یونانی۔ ایلوپیتھک ہومیوپیتھک وغیرہم پر نقد و تبصرہ کیا گیا ہے۔ ایک مبصر فن کے لئے ضرور قابل توجہ ہے۔ چونکہ علم کی شان لا تقف عند حد ہے۔ اس لئے جس قدر بھی تحقیقات مجتہدانہ ہو۔ کم ہے۔ اطباء کو بنظر قدر دانی اس کتاب کو دفتر تبصرۃ الاطباء شاہدرہ لاہور کے پتہ سے منگوا کر ضرور ملاحظہ فرمانا چاہیئے۔

تقریظ دوم از جناب ایڈیٹر صاحب اخبار رہنما مراد آباد

کلیات طب جدید (مصنفہ) استاد الاطباء حکیم احمد الدین صاحب موجد طب جدید و بانی انجمن خادم الحکمت ایڈیٹر تبصرۃ الاطباء شاہدرہ لاہور

یہ ایک پر مغز مفید طبی کتاب ہے۔ جس میں تمام موجودہ طریقہ ہائے علاج کے اصولوں پر محققانہ تنقید کی گئی ہے۔ اور نئے مصدقہ قوانین طب مدون کئے گئے ہیں۔ فاضل مصنف نے خذ ما صفا ودع ما کدر کے اصول پر تمام طب ہائے مروجہ کی مخصوص خوبیوں کو بلا کسی فنی تعصب بخل کے اخذ کر کے جس شاہراہ پر چلنے کی معالجین کو تلقین کی ہے۔ وہ قابل قدر ہے آخر میں حفظان صحت کے اسباب و ہدایات پر بحث بھی مفید اور قابل دید ہے۔ غرضیکہ کتاب بحیثیت مجموعی مفید و قابل قدر ہے۔ اور طبی دلچسپی رکھنے والے اصحاب کو ضرور اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

کاغذ سفید۔ لکھائی چھپائی عمدہ اور قیمت بھی نہایت واجبی ہے۔ مجلد تین روپے۔

ملنے کا پتہ:- **مینیجر کتب خانہ دواخانہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور**

احراریوں اور ان کے اخبارات کی شرارتوں کے خلاف جماعت احمدیہ میں جوش و خروش

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بیتابانہ درخواستیں

جماعت احمدیہ لاہور کی قرارداد

۱۸ ماہ جنوری ۱۹۳۵ء بوقت بعد نماز جمعہ مسجد جامع احمدیہ لاہور میں باستثنائے ملازمین سرکار تمام احمدی احباب کا عام جلسہ ہوا۔ جس میں ذیل کے ریزولیوشنز باتفاق پاس ہوئے۔

(۱) جماعت احمدیہ لاہور کا یہ جلسہ ان تقریروں کو نہایت ہی نفرت سے دیکھتا ہے۔ جو سلسلہ حقہ احمدیہ کے مخالف اس سلسلہ اور اس کے مقدس امام امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور بانی سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برخلاف لوگوں میں نفرت پھیلانے اور ہمارے دل دکھانے کے لئے آئے دن پبلک میں کرتے رہتے ہیں نیز ان کے آرگن اخبار "زمیندار" "احسان" وغیرہ کی ان تمام تحریروں اور مضمونوں کو بھی نہایت نفرت سے دیکھتا ہے جو پرلے درجہ کی گستاخی اور بے باکی سے منافرت پھیلانے اور لوگوں کو بھڑکانے اور ہماری جماعت کو اشتعال دلانے کی نیت سے ہمارے مقدس سلسلہ اور بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و دیگر اکابر کی تذلیل و تخفیف شان اور توہین و تحقیر کے لئے چھاپتے رہتے ہیں۔ ان ظالموں کی یہ تمام حرکات حدود قانون سے متجاوز اور قانون شکنی کے لئے محرک و مشتعل ہوتی ہیں۔ ان سے ہمارے احساسات و جذبات و معتقدات کو ناقابل برداشت صدمات پہنچ رہے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ نہایت بے باکی سے زبان بے لگام کے خنجروں کے ایسے زخم لگا رہے ہیں۔ جو ہمارے کلیجے پارہ پارہ کر رہے ہیں۔ ہماری قوت ضبط و شکیب کا انتہائی امتحان ہو رہا ہے ہمیں تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ متواتر احکام و ہدایات سے انتہائی صبر و برداشت کی تعلیم دیتے رہے ہیں لیکن دشمن ہماری خاموشی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر گستاخی میں بڑھتا جاتا ہے۔ اس لئے حالات سے مجبور ہو کر یہ جلسہ نہایت ادب سے بحضور اپنے مقتدا و امام حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست پیش کرتا ہے۔ کہ ہمیں اجازت عطا فرمائی جائے۔ کہ ہم اس سفاہت اور معصیت کے انداد و انسداد کیلئے حدود قانون کے اندر مناسب تدابیر عمل میں لائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم کیا بحیثیت جماعت اور کیا بحیثیت افراد قانون کا احترام کریں گے۔

(۲) تجویز ہوا کہ ایک نقل اس ریزولیوشن کی بحضور حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ارسال کی جائے۔

(۳) تجویز ہوا۔ کہ ایک نقل اخبار الفضل کو بھیجی جائے۔

(خاکسار خدا بخش جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ لاہور)

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی قرارداد

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا ایک خاص اجلاس ۱۸ جنوری بعد نماز جمعہ زیر صدارت شیخ مشتاق حسین صاحب کنٹریکٹر منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر ایک حکم کا احترام کرتے ہوئے جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نہایت ادب سے درخواست کرتی ہے۔ کہ چونکہ قادیان میں احرار وغیرہ کی طرف سے اشتعال پیدا کیا جا رہا ہے۔ ہمارے مذہبی جذبات کو بری طرح مجروح کیا جاتا ہے۔ اور قانون کی پرواہ نہیں کی جا رہی نیز گوجرانوالہ میں بھی افراد جماعت احمدیہ کو طرح طرح سے تنگ کیا جاتا۔ حتیٰ کہ احرار کے منادی کرنے والے سر بازار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں اجازت مرحمت کی جائے۔ کہ قانون کے اندر رہ کر دشمنوں کے حملوں کے انسداد کی تدابیر اختیار کر سکیں۔

نیز قرار پایا۔ کہ یہ ریزولیوشن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کیا جائے۔ اور ایک نقل اخبار الفضل کو بھیجی جائے۔

صاحب دین سکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

قادیان میں ایک سکھ کی فتنہ انگیزی

اور

پولیس میں جھوٹی رپورٹ

کچھ دنوں سے یہاں ایک سکھ ہری سنگھ رہتا ہے۔ جو بھگوے کپڑے پہنے رکھتا ہے۔ بعض احمدیوں سے بھی ملتا جلتا رہتا جو تالیف قلب کے طور پر اس سے حسن سلوک کرتے رہے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے۔ در پردہ وہ فتنہ اندازی کے لئے موقع تلاش کرتا رہا۔ اور اب جبکہ سکھوں نے قادیان میں جلسہ کر کے جماعت احمدیہ کے مقدس پیشواؤں کی سخت توہین کی۔ تو وہ بھی کھلم کھلا شرارت پر اتر آیا۔ گذشتہ ہفتہ کی ہی بات ہے۔ کہ لوکل انجمن احمدیہ نے سکھوں کے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں احمدی لیکچراروں نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے جوابات دیئے۔ اور سکھوں کی کتب سے حضرت باوا نانکؒ کے مسلمان ہونے کا ثبوت پیش کیا۔ اس کے بعد اس سکھ نے بولنے کی اجازت مانگی۔ جو بخوشی اسے دی گئی۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ کسی بات کی تردید کرتا۔ اس نے شرافت اور انسانیت کو بالائے طاق رکھ کر جماعت احمدیہ کے خلاف بکواس شروع کر دی اور یہاں تک بے حیائی پر اتر آیا۔ کہ کہنے لگا۔ آج ہی پولیس میں یہ رپورٹ درج کرائی گئی ہے۔ کہ کسی گاؤں سے ایک سکھ آیا تھا۔ اسے کسی احمدی نے کہا۔ کہ باوا صاحب گائے کا گوشت کھاتے تھے۔ جس کے جواب میں اس نے کہا۔ کہ مرزا صاحب سؤر کھاتے تھے۔ یہ ناپاک الفاظ مجمع پر بجلی کی طرح گرے۔ اور سارے مجمع میں بے حد جوش پھیل گیا۔ مگر منتظمین جلسہ نے قابو پا لیا۔

دراصل یہ نہایت اشتعال انگیز حرکت اس نے محض فساد کرانے کے لئے کی۔ اور اگر منتظمین پوری کوشش اور سعی سے کام نہ لیتے۔ تو فساد ہو جانا یقینی تھا۔ ایسا مفسد اور شرارتی آدمی ۱۵ جنوری کو احمدی چوک میں جا کر احمدی دکانداروں سے بحث و مباحثہ شروع کرنا چاہتا تھا۔ کہ ایک احمدی نے دوسرے احمدی دکانداروں سے کہا۔ کہ اس شخص کی نیت تحقیق حق نہیں۔ بلکہ فتنہ پردازی ہے اس لئے اس سے کلام نہ کیا جائے۔ اس پر اس نے پولیس میں جا کر رپورٹ لکھائی۔ کہ فلاں احمدی نے مجھے کہا ہے کہ تم واجب القتل ہو۔ اور اپنے قتل ہونے کا خطرہ ظاہر کیا۔ اس کے لئے ایک سکھ کو گواہ بنانا چاہا۔ مگر اس نے صریح جھوٹی گواہی دینے سے انکار کر دیا۔ آخر اس نے ایک احراری اور ایک اپنے شاگرد کو بطور گواہ پولیس میں پیش کیا۔ اس پر انسپکٹر پولیس نے اس احمدی کو بلا کر بیان لیا۔ مگر شکایت کو بالکل بے حقیقت پایا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی